

نڈائے خلافت

ہفت روزہ لاہور

35

تنظيم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
31 وال سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

19 ستمبر 2022ء / 13 صفر المظفر 1444ھ

ا قامت دین کی جدوجہد کا لازمہ

یہ بات ظاہر ہے کہ کوئی بھی قوت، کوئی بھی تنظیم، کوئی بھی جماعت یا کوئی بھی تحریک اگر اقامتِ دین کی جدوجہد کے لیے کوشش ہے تو اس کے لیے یہ شور لازم ہے کہ دنیا میں اس وقت کیا ہو رہا ہے، کون کون سی قوتیں بر سر کار ہیں اور کون کون سی قوتیں بر سر پیکار ہیں۔ تصادم ہو رہا ہے تو کن کن کے مابین ہو رہا ہے۔ اگر کچھ لوگ یا قوتیں فعال ہیں تو وہ کون کون سی ہیں، ان کے مقاصد کیا ہیں، ان کا ایجنسڈ اکیا ہے۔ وہ کیا پیش قدمی کر رہے ہیں۔ پھر خاص طور پر اپنے ملک میں جہاں آپ کو کام کرنا ہے، کون کون سی قوتیں کیا کیا کام کر رہی ہیں۔ تو اس حوالے سے ان لوگوں کے اندر ایک واضح شور کا ہونا ضروری ہے جو اقامتِ دین کی جدوجہد میں اپنے آپ کو شامل کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد جعفر اللہ

اس شمارے میں

دجالیت کے آفاقی اور زمینی مظاہر

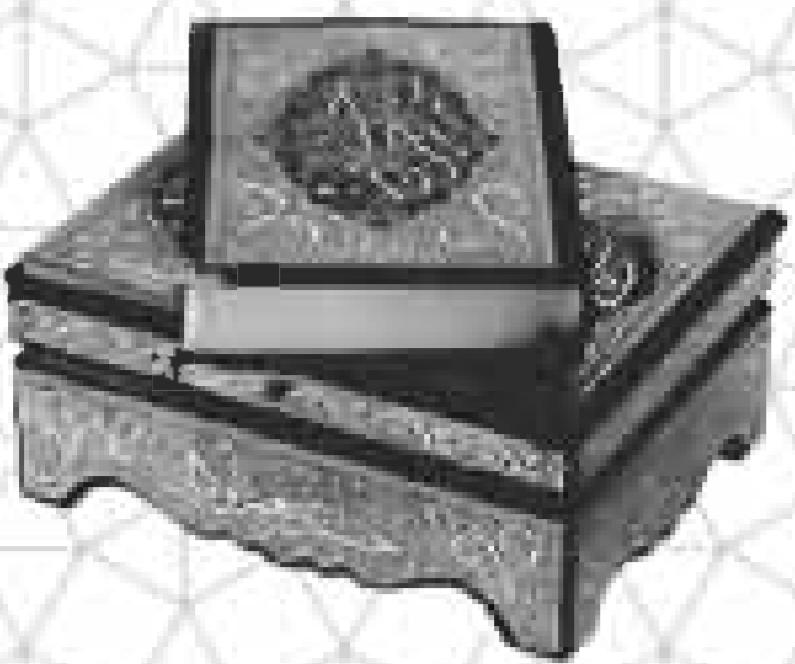
انسداد سودہم اور متاثرین سیلا ب.....

7 ستمبر

امیر محترم کا دورہ حلقة سرگودھا

امیر محترم کے لاہور میں مختلف پروگرام

سیلا ب کی تباہ کاریاں اور متاثرین کی امداد



بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا يَحْرُرُونَ قَلْزُومَ بَارِكَرْنَا
أُورْفَرْعَوْنَ كَلْشَكَرَ كَيْغَرْقَابِي

﴿ آیات: 64 تا 8 ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿ سُورَةُ الشَّعْرَاءَ ﴾

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْأَخْرِينَ ۝ وَأَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ أَجْمَعِينَ ۝ شَمَّاً غَرَقْنَا
الْأَخْرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۝ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

آیت: ۲۳: «وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْأَخْرِينَ ۝» ”اور ہم قریب لے آئے وہیں پر دوسروں کو بھی۔“
جب سمندر پھٹ گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر اس راستے سے نکل گئے۔ عین اُس وقت ان کے پیچھے فرعون بھی آپنہجا اور
اس نے بھی اپنا لشکر اسی راستے پر ڈال دیا۔

آیت: ۲۵: «وَأَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ أَجْمَعِينَ ۝» ”اور ہم نے نجات دے دی موسیٰ کو اور ان کے ساتھ جو کوئی بھی تھا سب کو۔“

آیت: ۲۶: «شَمَّاً غَرَقْنَا الْأَخْرِينَ ۝» ”پھر ہم نے غرق کر دیا دوسروں کو۔“

آیت: ۲۷: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۝ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝» ”یقیناً اس میں ایک بڑی نشانی ہے، لیکن ان کی اکثریت
ایمان لانے والی نہیں ہے۔“

اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مشرکین مکہ کو کوئی نشانی چاہیے تو وہ
اس واقعہ کو دیکھ لیں۔ اور اگر انہیں اس میں کوئی نشانی نظر نہیں آتی تو پھر کوئی بڑے سے بڑا مجذہ بھی ان کی آنکھیں نہیں کھول سکے گا۔
چنانچہ آپ سخواہ کتنی ہی کوشش کریں ان کی اکثریت ایمان نہیں لائے گی۔

آیت: ۲۸: «وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝» ”اور یقیناً آپ کارب بہت زبردست، نہایت رحم کرنے والا ہے۔“
اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور سب پر غالب ہے۔ وہ جو چاہے حکم کرے، مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ رحیم بھی ہے اور اس کی رحمت کا تقاضا
یہ ہے کہ مشرکین کو ایسا کوئی حسی مجذہ نہ دکھایا جائے جس سے ان کی مہلت ختم ہو جائے۔

ماہِ قرآن کا مقام

رس
حدیث

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
وَيَتَتَعَطَّعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقِلَةُ أَجْرِهِ)) (صحیح مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے قرآن میں مہارت حاصل کر لی ہو (اور اس کی وجہ سے وہ اس کو)
حفظ یا ناظر ہے۔ بہتر طریقے پر اور بے تکلف رواں پڑھتا ہو) وہ معزز اور فادار فرمابردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو بندہ قرآن پاک (اچھا یاد اور رواں
نہ ہونے کی وجہ سے زحمت اور مشقت کے ساتھ) اس طرح پڑھتا ہو کہ اس میں اٹکتا ہو تو اس کو دوا جملیں گے (ایک تلاوت کا اور دوسرا زحمت و مشقت کا)۔“

نہایت خلافت

تناخلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار
لاؤں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگہ

تبلیغی اسلامی کا ترجمان انتظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرزا

16 تا 22 صفر المظفر 1444ھ جلد 51
13 تا 19 ستمبر 2022ء شمارہ 35

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ مرود

نگران طباعت: شیخ حیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چونک لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کے مذہل ٹاؤن، لاہور۔ 54700

فون: 35869501-03، فکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زیرِ تعاون

اندرونی ملک..... 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، امریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

7 ستمبر

7 ستمبر 1965ء ایک ایسا تاریخی دن ہے جس دن ایک طرف ہمارے شاہینوں نے پاک فضاؤں کو نہ صرف دشمن کی جاریت سے محفوظ بنالیا بلکہ دشمن کی سرز میں میں گھس کر دشمن کے ایئر بیس میں کھڑے جنگی طیاروں کو تباہ و بر باد کر دیا۔ اسی جنگ میں وہ عالمی ریکارڈ بھی قائم ہوا تھا کہ ایم ایم عالم نے چشم زدن میں دشمن کے پانچ طیارے فضا میں نشانہ بنائے اور ان کی راکھز میں پر آگئی۔ اس حملے نے دشمن کی فضائی قوت کی کمر توڑ دی اور ہماری سرز میں کے ساتھ ساتھ ہماری فضا بھی بھی محفوظ ہو گئیں۔ دوسری طرف نو سال بعد 7 ستمبر ہی کو پاکستان نے ایک ایسا تاریخ ساز فیصلہ کیا جس نے اس مملکت خداداد کی نظریاتی سرحدوں کے گرد ایک انتہائی مضبوط حصار قائم کر دیا اور وہ تھا ختم نبوت پر آئیں اور قانونی مہربنت کر دینا۔ گویا ایک پاکستانی مسلمان جو پہلے صرف شرعی طور پر تسلیم کرتا تھا اور یہ اُس کے ایمان کا جزو لاینک ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی اور رسول ہیں اب آئیں پاکستان کے مطابق بھی اُس کا حضور ﷺ کی اس حدیث کو تسلیم کرنا لازم ہو گیا۔ کیونکہ پاکستان کی پارلیمان نے بھی آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے اور اُسے تسلیم کرنے کو کفر قرار دے دیا۔ لہذا پاکستان کا مطلب کیا لا اللہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول ﷺ کو جوڑ دیا گیا یعنی ریاست پاکستان نے نظریاتی سطح پر کلمہ طیبہ مکمل طور پر پڑھ لیا اور وہ ایک گروہ جو مزار غلام احمد کو نبی یا مجدد مانتا تھا اور مسلمانوں کا حصہ بھی بنانا ہوا تھا اُسے اعلانیہ طور پر خود سے کاٹ کر الگ کر دیا۔ اس سے پہلے کہ ہم قادیانیوں کو الگ کرنے کی تفصیل عرض کریں ہم قارئین کو تاریخی طور پر یہ بتانا چاہیں گے کہ اس ناسور نے بر صیغہ میں کیوں اور کیسے جنم لیا تھا۔

بر صیغہ میں مسلمان اقلیت میں ہونے کے باوجود ایک طویل عرصہ سے ہندوستان پر حکومت کر رہے تھے اور ہندو اکثریت ان کی رعایا کی حدیث سے زندگی بس کر رہی تھی۔ بالفاظ دیگر مسلمان حکمران تھے اور ہندو حکوم، مختلف مسلمان خاندانوں نے ہندوستان پر حکومت کی جن میں آخری مغلیہ خاندان تھا جن کا شجرہ نسب ترکان تیموری کے ساتھ ملتا تھا۔ اور نگزیب کے جاثشین نااہل ثابت ہوئے جس سے ہندوستان کی مرکزی حکومت انتہائی کمزور ہو چکی تھی، جگہ جگہ شورشیں اور بغاوتیں جنم لے رہی تھیں اور مختلف علاقائی حکومتیں وجود میں آچکی تھیں۔ یورپ اس وقت سائنسی ترقی کی بدولت صنعتی دوڑ میں داخل ہو رہا تھا اور ترقی و خوشحالی کی منازل بڑی تیزی سے طے کر رہا تھا۔ ہندوستان کی اتنی کمزور حالت دیکھ کر انگریزوں، فرانسیسیوں اور ولندیزیوں نے ہندوستان جواناج کے حوالے سے سونے کی چڑیا کی حدیث رکھتا تھا، پر قبضہ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ انگریز اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔ انگریز کے ہندوستان پر قبضہ کرنے سے مسلمانوں کی بادشاہت اور حکمرانی جاتی رہی جبکہ ہندو کی حدیث جوں کی توں رہی۔ وہ پہلے مسلمانوں کا غلام تھا اب نئی صورت حال میں وہ انگریزوں کا غلام ہو گیا۔ جہاد چونکہ ایمان کا ایک اہم رکن ہے جو مسلمان عوام کے جذبہ عمل کو ابھارنے کے لیے ایک ثابت مہیز کی حدیث رکھتا ہے۔ چنانچہ علماء کرام جب مسلمان عوام کے جذبہ جہاد کو ابھارتے تھے تو انگریزوں کے لیے مسائل پیدا ہوتے تھے۔ مزار غلام احمد قادیانی گمراہی میں غرق ہونے سے پہلے علماء میں ایک اچھا مقام رکھتا تھا۔ اُس نے عیسائی مشنریوں کوئی مناظروں میں زبردست نشکست دی تھی اور

اس پر 1984ء میں جزل ضیاء الحق کے دور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے قادیانیوں کی حیثیت کا صحیح تعین کر دیا گیا۔ اس آرڈیننس کے مطابق قادیانیوں پر درج ذیل پابندیاں عائد کردی گئیں: (1) کوئی قادیانی خود کو بلا واسطہ یا بالواسطہ مسلمان نہیں کہہ سکتا اور اپنے عقیدے کو اسلام کا نام نہیں دے سکتا۔ (2) وہ اپنے عقائد کی ایسی تبلیغ نہیں کر سکتا جس سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوں۔ (3) وہ اپنی عبادت کے لیے لگائی جانے والی پکار کو اذان نہیں کہہ سکتا۔ (4) وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتا۔ (5) قادیانی امیر المؤمنین، خلیفۃ المسالمین، صحابہ، اہل بیت اور امہات المؤمنین کی اصطلاحیں کی استعمال نہیں کر سکتے۔ (6) وہ مسلمانوں کے کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)“ کو نہ اپنی کسی عبادت گاہ پر تحریر کر سکتے ہیں اور نہ ہی بیج کی صورت میں سینہ پر آؤیزاں کر سکتے ہیں۔

یہاں ایک وضاحت بہت ضروری ہے۔ ایک اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ وہ غیر مسلم اقلیتوں کی جان و مال اور عزت کا تحفظ کرے، وہ انہیں اپنے عقائد کے مطابق اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کی سہولت فراہم کرے اور ان کا تحفظ کرے۔ مسلمانوں کے عقائد کے مطابق اقلیتوں کی عبادت گاہوں کا تحفظ بالکل اسی طرح لازم ہے جیسے مسجد کا تحفظ، لیکن اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اقلیت اقرار کرے کہ وہ مسلمانوں سے الگ مذہب رکھتے ہیں۔ اگر کوئی گروہ یا جماعت یہ دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہیں جبکہ وہ اسلام کے کسی بنیادی عقیدے کو ترک کر چکے ہوں۔ خصوصاً اگر وہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتے ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے ہر دعویدار کو کاذب اور لعنی نہ سمجھتے ہوں تو ایسے شخص یا گروہ یا جماعت کو اقلیت نہیں بلکہ مرتد کہا جائے گا اور مرتد کی سزا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے طے شدہ ہے جسے بدلا نہیں جاسکتا۔ مناسب ہوتا اگر 1974ء کی قومی اسمبلی قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دینے کے ساتھ ہی مرتد کی سزا کے نفاذ کا اعلان بھی کر دیتی۔ ہاں علماء سے مشورہ کے بعد یہ طے کیا جا سکتا تھا کہ اس حوالے سے مرتد کی سزا کا اطلاق آئینی ترمیم 1974ء کے بعد کسی مسلمان کے قادیانی ہونے پر کیا جائے گا۔ رہے وہ لوگ جو بڑی معصومیت سے کہتے ہیں کہ جب قادیانی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتے ہیں تو ہم انہیں کافر اور مرتد کہنے پر اصرار کیوں کرتے ہیں؟ تو انہیں جان لینا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا قرآنی حکم ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صد کے قریب ایسے فرماں ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے کی بات بڑی وضاحت سے کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”لَا نَبِيَ بَعْدِي“ کا اعلان نہ صرف ڈنکے کی چوٹ پر کیا ہے، بلکہ یہ بھی واضح کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب اور دجال شمار ہوگا۔ جبکہ کاذب مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتابوں میں سینکڑوں بار نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرتا ہے۔ ہم یہاں آپ کو صرف ایک حوالہ دیتے ہیں: ”سچا خدا، ہی خدا ہے جس نے قادیانی میں اپنا رسول بھیجا (دافع البال و حانی خزان جلد 18 صفحہ 225، 226)“ ختم نبوت کے حوالہ سے قرآن کے واضح حکم اور احادیث نبوی کی روشنی میں نبوت و رسالت کا دروازہ تاقیامت بند ہو چکا ہے، لہذا علمائے حق کا مذکورہ مسئلہ پر اجماع ہے کہ جو شخص اس میں نق卜 لگانے کی جسارت کرے گا وہ کاذب، فربی اور لعنی تصور ہوگا اور مسلمانوں میں سے کوئی اگر اس پر ایمان لائے یا اسے ولی، مجتہد اور ابدال کا درجہ دے گا تو وہ مرتد قرار پائے گا۔

اس حوالہ سے مسلمانوں میں کافی مقبولیت حاصل کی تھی۔ یہ شہرت اسے راس نہ آئی اور ظرف کی کمی کے باعث وہ تنکر میں بنتا ہو کر شیطان کا آسان شکار بنتا چلا گیا۔ انگریزوں نے مرزاغلام احمد پر کام شروع کیا اور مختلف ترغیبات اور لائق دے کر اسے راضی کر لیا کہ وہ فتویٰ دے کہ آج کے دور میں اسلام میں جہاد معطل ہو چکا ہے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ حکمران مسلمانوں کے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے میں رکاوٹ نہ بن رہے ہوں۔ مرزاغلام احمد قادیانی کی گمراہی کا آغاز جہاد کے خلاف تقاریر اور تحریروں سے ہوا۔ اس کی یہ گمراہی اس حد تک بڑھ گئی کہ اس نے یہ شاعرانہ ہرزہ سرائی بھی کی۔

اب چھوٹ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

جبکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ بار بار مسلمانوں کو برائی اور باطل کے خلاف جہاد کا حکم دیتا ہے۔ پھر یہ کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک جہاد کا فریضہ ادا کرتی رہے گی۔ بہر حال انگریزوں نے اس کی بھرپور مدد کی تو اس کی اس گمراہی نے اسے کئی نئی راہیں دکھائیں، کبھی مسح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، کبھی نبوت کا دعویٰ کیا، کبھی خود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تسلسل قرار دیا اور کبھی معاذ اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کیا اور کبھی بروزی نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزاغلام احمد کا جھوٹ اس کے ایک جگہ کھڑے ہونے اور کوئی ایک مضبوط موقف قائم کرنے میں رکاوٹ تھا۔ اس کے پیروکار دین سے عدم واقفیت اور ناسخ بھی کی وجہ سے اس کے دعوؤں کو تسلیم کرتے چلے گئے۔ انہوں نے خود کو اصل مسلمان سمجھنا اور پوری امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہ اور کافر خیال کرنا شروع کر دیا۔ واضح رہے کہ قادیانی، مسلمانوں سے کبھی مخلص نہ تھے۔ پہلے پاکستان کے قیام کے خلاف سازشیں کرتے رہے اور بعد ازاں انہوں نے پاکستان کی سلامتی کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ انہوں نے اپنا ایک آفس تل ابیب میں کھول رکھا ہے تاکہ یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر سکیں۔ مسلمانوں نے پاکستان بنتے ہی انہیں اقلیت قرار دینے کی پر امن جدو جہد کا آغاز کر دیا تھا۔ 1953ء میں یہ ایک ملک گیر تحریک کی صورت اختیار کر گئی، جسے تشدید اور جبر سے دبایا گیا۔ لیکن شہیدوں کا لہور نگ لایا، 1974ء میں قادیانیوں کے خلاف ایک پر امن تحریک چلی جسے ابتدا میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے دبانے کی کوشش کی لیکن بعد ازاں انہوں نے درست فیصلہ کرتے ہوئے یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے حوالے کر دیا۔ اسمبلی میں اس وقت قادیانی لیڈر مرزانا صریح مدد کو اپنا موقف پیش کرنے اور اس کا دفاع کرنے کا بھرپور موقع دیا گیا۔ مرزانا صریح مدد سے پوچھا گیا کہ تم مرزاغلام احمد قادیانی کو کیا سمجھتے ہیں۔ گویا تمام مسلمانان جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور پڑا کہ ہم انہیں کافر سمجھتے ہیں۔ اور مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ کاذب ختم نبوت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں، اور مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ کاذب سمجھتے ہیں وہ سب ان کی نگاہ میں کافر ہیں۔ ان کے اس جواب پر اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ یہ 7 ستمبر 1974ء کا مبارک اور تاریخی دن تھا جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو جونقب لگا کر مسلمانوں کی صفوں میں گھسے ہوئے تھے، غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانیوں نے اس آئینی فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور وہ ایسی سرگرمیوں میں مصروف رہے کہ دنیا انہیں امت مسلمہ کا حصہ سمجھے۔

تنظیم اسلامی کی السیدا صودھم اور منشائیں سیالاپ کی طرف

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ بخاری کے خطاب جمعہ کی تلخیص

اس کے رسول ﷺ سے جنگ ختم کرنے کو تیار نہیں ہیں؟ حالانکہ آج سے اکتنی سال پہلے وفاقی شرعی عدالت نے سود کے خلاف فیصلہ سناتے ہوئے حکومت کو سودی نظام ختم کرنے کی ہدایت کی تھی۔ اس کے بعد 1999ء میں دوبارہ فیصلہ آیا، پھر 2022ء میں فیصلہ آیا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ ختم کرنے کی بجائے ہم ڈھنائی کے ساتھ اس کو جاری رکھنے پر تلقہ ہوئے ہیں۔ حالیہ فیصلے کے بعد بھی سٹیٹ بنک پر یہ کم کورٹ میں اپیل لے کر گیا ہوا ہے۔ حالانکہ واضح ہو چکا کہ اس جنگ میں سراسرتباہی ہماری ہی ہونی ہے اور ہورہی ہے۔ آج اتنی بڑی ناگہانی آفت بھی ہم پر آچکی ہے لیکن ہم کوئی سبق سیکھنے کو تیار نہیں ہیں۔ بالخصوص ہمارا حکمران طبقہ اشرافیہ اور حکومتی ادارے کوئی سبق سیکھنے کو تیار نہیں ہیں جس کی وجہ سے آج ہمارے معاشرے میں ڈھنائی تین لاکھ کا مقرض بچہ پیدا ہو رہا ہے اور ہم غلام در غلام بنتے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد بھی ہم کون سی تباہی کے منتظر ہیں کہ جس کے بعد ہمیں بات سمجھے میں آئے گی۔ جب اللہ کہہ دیتا ہے کہ مجھ سے اور میرے رسول ﷺ سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ تو اس سے بڑی تحرث ایک مومن کے لیے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ ہمیں ہدایت عطا فرمائے۔

سودی تباہ کاریاں

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس وقت ملک کا ایک بڑا حصہ زیر آب آچکا ہے اور کروڑوں افراد متنازع ہوئے ہیں۔ فوری متنازین میں تو وہ ہیں جو بے گھر ہو کر

ادا یگی پر تقریباً 6500 ارب روپے خرچ ہو گا۔ اس کے بعد جو پیسہ بچے گا اس میں سے 8 سوارب روپیہ ترقیاتی پر جیکیش، 157 ارب روپیہ تعلیم اور 157 ارب روپیہ صحت کے لیے مختص ہوا ہے۔ اس بحث کو سامنے رکھیں اور سوچیں کہ قوم کا سارا پیسہ کہاں جا رہا ہے؟ کیا سود اور قرضوں کی ادا یگی کے بعد ہمارا پاس اتنا پیسہ بچتا ہے کہ ہم اس میں ڈیم بنا سکیں یا سیالاپ سے متاثرہ آبادیوں کو منتقل کر سکیں؟ یعنی کہ ہماری قوم تعمیر و ترقی کا سارا عمل اس سود کی وجہ سے رکا ہوا ہے بلکہ بڑھتا ہوا یہ سود ہمیں تباہی کی طرف لے کر جا رہا ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:

مرتب: ابو ابراہیم

﴿فَأَذْنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ح﴾ (ابقرۃ: 279)
”خبردار ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔“

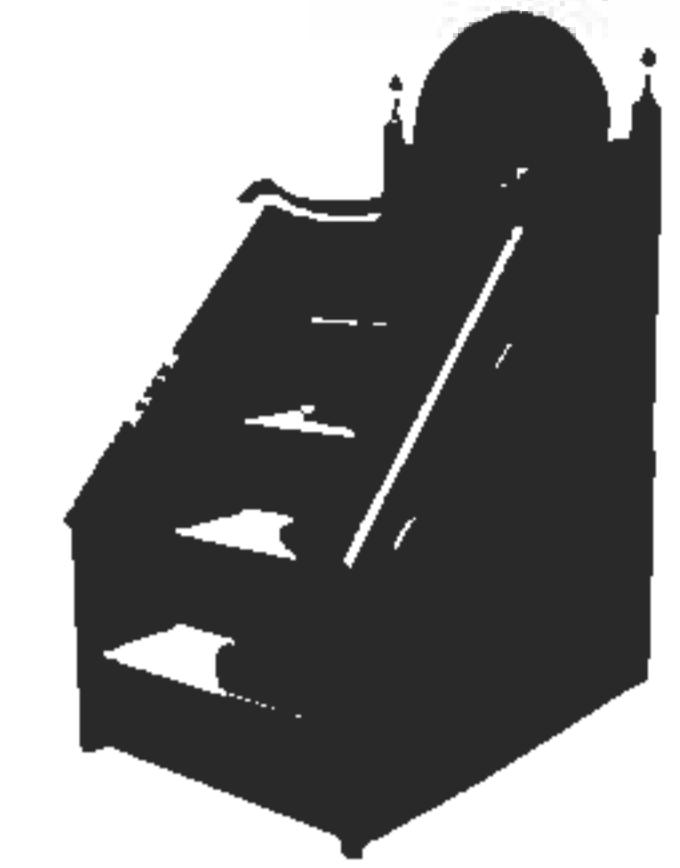
کم از کم اب تو ہمیں سمجھ آجائی چاہیے۔ سورۃ البقرۃ میں کہا گیا:

﴿يَمْحُقُ اللَّهُ الرِّبُّوَا وَيُرْبِّي الصَّدَقَاتِ ط﴾ (ابقرۃ: 276)
”اللہ تعالیٰ سود کو مٹا تا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سود کا لازمی انجام تباہی و بر بادی کے سود کچھ نہیں۔“

اس تناظر میں دیکھیں تو سود کی تباہ کاریوں کا مشاہدہ ہم کر رہے ہیں۔ یہ سودی نظام کو جاری رکھنے کا نتیجہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود قومی اور ریاستی سطح پر سود کی

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام سود کے خلاف تین ہفتوں پر مشتمل مہم کے دوران ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ سود کی حرمت اور ممانعت کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ لٹڑ پیچ سو شل میڈیا اور ویب سائٹس کے ذریعے عام کیا جائے۔ سود کی شناخت اور تباہ کاریوں کے حوالے سے قرآن و حدیث میں جو احکامات اور تفصیلات آئی ہیں ان کو ہم نے ہر سطح پر عام کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ ہم نے ملکی معاشی معاملات کے حوالے سے بھی توجہ دلانے کی کوشش کی۔ اتنی بڑی تباہی جو سود کے نظام کو جاری رکھنے کی وجہ سے ہے اسی کا تسلسل ہے کہ آج ہمارے پاس ملکی سطح پر معاملات کو چلانے کے لیے وسائل ہی دستیاب نہیں ہیں۔ ہماری وفاقی حکومت نے 23-2022ء کے لیے 9500 ارب روپے کا سالانہ بحث پیش کیا ہے۔ اس میں سے تقریباً 4000 ارب روپے تو صرف قرضوں پر سود کی ادا یگی کے لیے مختص کیے گئے ہیں ان چار ہزار ارب روپے میں سے بھی ساڑھے تین ہزار ارب روپے اندر وہ ملک قرضوں پر سود کی ادا یگی کے لیے ہے جبکہ تقریباً پانچ سوارب روپے بیرونی قرضوں کی مد میں ادا کیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں اقتصادی سال 2021-2022 کے پہلے 7 ماہ کے دوران ملکی قرضہ تقریباً 44 کھرب روپے بڑھ گیا جس کی وجہ سے کم و بیش 2500 ارب روپے کا اضافی سود واجب الادا ہو گیا۔ گویا گزشتہ اور حالیہ عرصہ کے دوران قرضوں پر سود کی



نے پکڑا اس کے بنے والوں کو سختیوں سے اور تکلیفوں سے تا کہ وہ گڑگڑائیں (اور ان میں عاجزی پیدا ہو جائے)۔“
قرآن پاک یہ بھی بتاتا ہے کہ جب قوموں کے کردار میں بگاڑ پیدا ہوا جس کو ہم میٹا فریکل کا زکر کہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو ہلاک بھی کیا، اس صورت میں بھی Physical phenomena بھی ہوتا ہے اس کی نفی نہیں ہے، طوفانی بارشیں بھی ہو جایا کرتی ہیں لیکن یاد رہے کہ زلزلہ شعیب علیہ السلام کی قوم پر بھی آیا تھا، آپ کی قوم پر شعلہ بھی برسمائے گئے تھے۔ یہ قوم شرک کے ساتھ ساتھ ناپ تول کی کی کے جرم میں بھی مبتلا تھی تو اللہ نے اس کو عذاب میں مبتلا کیا۔ لوٹ علیہ السلام کی قوم ہم جنس پرستی کے گندے میں مرض میں

»وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيَّبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُ
أَيْدِيهِنَّكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كُثُرٍ ۝ (الشوریٰ)“ اور تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ درحقیقت تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی (اعمال) کے سبب آتی ہے اور (تمہاری خطاؤں میں سے) اکثر کتو وہ معاف بھی کرتا رہتا ہے۔“
پھر اللہ کا ایک قانون بھی ہے کہ جب اللہ نے قوموں کی طرف انبیاء و رسول کو بھیجا ہے تو اللہ نے قوموں کو سختیوں میں مبتلا کیا ہے۔ اس میں حکمت ہوا کرتی ہے۔ سورۃ الاعراف میں فرمایا:

»وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا
أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَصَرَّفُونَ ۝ (۴۷)
”اور ہم نے نہیں بھیجا کسی بھی بستی میں کسی بھی نبی کو مگر یہ کہ ہم

کھلے آسمان تکے زندگی گزارنے پر مجبور ہو چکے ہیں لیکن باقی ساری قوم بھی اس تباہی سے متاثر ہو گی کیونکہ فصلیں تباہ ہو چکی ہیں جس کا لازمی نتیجہ بہت زیادہ مہنگائی کی صورت میں نکلے گا۔ پھر سیلا ب متاثرین کو سیل کرنے کے لیے جو وسائل ملکی سطح پر درکار ہیں وہ نہ ہونے کے برابر ہیں، ان کی فراہمی کے لیے جو کچھ کرنا پڑے گا یقیناً اس کا اثر ہم پر بھی پڑے گا۔

عذاب، آزمائش یا نااہلی

2005ء کا زلزلہ ہو یا 2010ء کا سیلا ب ہو یہ بحث مستقل چلتی رہتی ہے کہ آیا یہ عذاب ہے، آزمائش ہے، یا ہماری نااہلی ہے۔ ہمارے سیکولر حضرات کا موقف ہے کہ یہ فریکل معاملہ ہی تو ہے، بارشیں تو آجایا کرتی ہیں، سیلا ب بھی آجایا کرتے ہیں لیکن دوسری طرف سے یہ بحث بھی چلتی ہے کہ یہ صرف Physical phenomena ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کی میٹا فریکل کا زکر بھی ہوا کرتی ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ بعض سیکولر ہم رکھنے والے لوگوں کی طرف سے اٹھنے والے ان اعتراضات کا جواب دیا جائے۔ اس نکتے پر بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ تیرا طبقہ وہ ہے جو کہتا ہے کہ ہمارا گورننس کا نظام ٹھیک نہیں، ہمارے سیاستدان اکثر کرپٹ ہیں، انہوں نے ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے اور آفات سے بچنے کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی اور نہ ہی انہوں نے وسائل کا صحیح طور پر استعمال کیا۔ کرپشن کی وجہ سے قوم کا پیسہ ضائع ہو گیا اور اب حالت یہ ہے کہ ہم ڈیز بنانے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہیں۔ لہذا اصل مسئلہ ہمارے حکمرانوں کی نااہلی کا ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ سب کچھ بھگتنا پڑتا ہے۔ ایک درجے میں یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہو گی۔

ایک دینی نقطہ نظر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائشیں بھی آیا کرتی ہیں، کبھی اللہ کی طرف سے تنبیہات بھی آتی ہیں، کبھی اللہ تعالیٰ لوگوں کو امتحانات میں بھی مبتلا کرتا ہے۔ بہر حال یہ دو تین قسم کی گفتگو ہمارے ہاں مستقل چلتی آتی ہے۔ ان تمام معاملات کو دیکھیں تو یہ اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ کئی مرتبہ ہم پر مصیبتیں ہمارے کرتے تو اس کا نتیجہ بھی براہی ہمارے سامنے آئے گا۔ اس میں دورائے نہیں ہیں۔ قرآن پاک بھی گناہوں اور دیگر اعتبارات سے کہتا ہے:

پریس ریلیز 9 ستمبر 2022ء

نام نہاد ٹرانسجینڈر قانون درحقیقت ہم جنس پرستی کے مکروہ ایجاد کے کوآگے بڑھانے کی شرم ناک کوشش ہے

شجاع الدین شیخ

نام نہاد ٹرانسجینڈر قانون درحقیقت ہم جنس پرستی کے مکروہ ایجاد کے کوآگے بڑھانے کی شرم ناک کوشش ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ مئی 2018ء میں بنایا گیا یہ یہودہ قانون درحقیقت مغرب کے سو شل انجینئرنگ پروگرام کا حصہ ہے۔ مغرب کا اپنا معاشرتی اور خاندانی نظام تعریض ہوا مکمل طور پر تکست و ریخت کا شکار ہو چکا ہے اب وہ مسلمان ممالک کے معاشرتی اور خاندانی نظام کو تباہ و بر باد کرنے کے درپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کی تمام بڑی سیاسی جماعتوں نے اس قانون کو پاس کروایا۔ گزشتہ دور حکومت میں ریاست مدینہ کا نام لینے والی سیاسی جماعت نے بھی اس قانون کو ختم کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ خواجہ سراوں کے حقیقی مسائل کو حل کرنا ضروری ہے البتہ اس کی آڑ میں ہم جنس پرستی اور دیگر غیر اسلامی وغیر اخلاقی سرگرمیوں کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد خان کی جانب سے ٹرانسجینڈر رائیک 2018ء میں ترا میم کے لیے سینٹ میں پیش کیے گئے بل کی مکمل حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملکت خداداد پاکستان کی پارلیمان کا فرض ہے کہ اس بل میں موجود تمام غیر اسلامی شقوں کو نکال باہر کیا جائے۔ اس وقت ملک کی ایک بڑی مذہبی سیاسی جماعت بھی حکومت کا حصہ ہے لیکن بد قدمتی سے اسلامی شعائر سے بغاوت پر مبنی اس قانون کی قرآن و سنت کی روشنی میں تطبیک کے حوالے سے کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی۔ انہوں نے فیڈرل شریعت کورٹ سے پرزور استدعا کی کہ ٹرانسجینڈر رائیک 2018ء کے خلاف پیشیں پر جلد سماعت مکمل کی جائے اور اس قانون میں موجود اسلام کے منافی تمام شقوں کا خاتمه کیا جائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

بِتَلَاقِهِ تَوَالَّدُتَعَالَى نے اس پر پتھروں کی بارش بھی بر سائی، ان کو انداھا بھی کیا، ان کی بستی کو قیچ بھی دیا اور انہیں بجیرہ مردار میں غرق کر کے نشان عبرت بنادیا۔ اسی طرح نوح عليه السلام کی قوم اور آل فرعون کو غرق کیا گیا۔ ان تمام قوموں کو پر بھی شرک کی وجہ سے، کبھی سیاسی معاملات میں بگاڑ کی وجہ سے اور کبھی معاشرتی بگاڑ کی وجہ سے عذاب استیصال آئے۔ ان عذابوں سے پہلے اللہ نے ان قوموں کو آزمائشوں میں بتلا کیا تاکہ وہ لوگ اللہ کی طرف لوٹیں۔

سورۃ الروم میں فرمایا:

«ظَاهِرٌ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ إِمَّا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُنِيَّقُهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُواۚ»
”بَحْرٍ وَبَرٍ میں فساد و نماچ کا ہے، لوگوں کے اعمال کے سبب تاکہ وہ انہیں مزہ چکھائے ان کے بعض اعمال کا۔“

حکمت کیا ہے؟

«لَعَلَّهُمْ يَرَجِعُونَ ③» ”تاکہ وہ لوٹ آئیں۔“ عین مملکن ہے کہ جانے والا چلا گیا باقی تو اللہ کی طرف رجوع کریں۔ اس انداز سے دیکھیں تو کبھی فریکل فنومنا بھی ہوا کرتا ہے۔ زمین پر تبدیلیاں آتی ہیں کوئی حرج نہیں لیکن یہ یاد رہے کہ ہم ان فریکل لاءِ عز کے پابند ہیں لیکن اللہ کسی فریکل لاءِ کا پابند نہیں ہے۔

ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ اس طرح کے حادثات میں غریب ہی مرتے ہیں، امیر تونہیں مرتے۔ یہ جملہ تھوڑا بے باکی والا ہے۔ کیا جن کی فصلیں تباہ ہو گئیں وہ غریب لوگ ہوں گے؟ جن کے ہولنڈر گئے ہیں کیا وہ غریب لوگ ہوں گے؟ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے اندر نیک اہل علم نے اس کے جوابات دیے ہیں اور احادیث مبارکہ میں ذکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ایسی ناگہانی کیفیات میں دنیا سے جانے والا ایک درجے میں شہید کا رتبہ پاتا ہے۔ جو شخص ڈوب کر مر گیا، کسی دبائی مرض میں مر گیا، ایک خاتون حالت حمل میں یا بچے کو جنم دیتے ہوئے انتقال کر گئی، کوئی آگ میں جل کر انتقال کر گیا تو اس صورت میں اسے ایک درجے میں شہید کا رتبہ ملے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے معاملات میں ہر ایک جا رہا ہو گا لیکن ہر شخص قیامت کے دن جب کھڑا ہو گا تو اپنی اپنی نیت، اپنے اپنے عقیدے اور اپنے

اپنے عمل پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو گا۔
جهاں تک اللہ کے عذاب کا معاملہ ہے تو پچھلی نافرمان قویں اس میں مٹا دی جاتی تھیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے بارے میں فرمادیا ہے کہ ایسے نہیں کہ ساری کی ساری امت مٹا دی جائے مگر یہ چھوٹے چھوٹے عذابوں کا آنا اور لوگوں کے اوپر مسلط کیا جانا اس کے امکانات تو موجود ہیں۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

سبق

علمی بحثیں اپنی جگہ ہیں لیکن ہمارے لیے اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے اس سے کچھ سبق سیکھا، کیا ہمارے دل نرم ہوئے، کیا ہم نے اللہ کی طرف رجوع کیا؟ کیا ہمارے دلوں میں خوف خدا پیدا ہوا؟ ہماری اکثریت جو گھروں میں بیٹھی ہے وہ تصاویر اور ویدیو ز فارود کر رہے ہیں۔ حکمرانوں اور اپوزیشن کی ناہلیوں پر تبصرے ہو رہے ہیں۔ بالکل ان کی ناہلیاں ہیں کیونکہ ان کو قوم کے مقابلے میں اپنی کرسی اور اقتدار والے معاملات زیادہ عزیز ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ شیئر ز کر کے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہو رہا ہے؟ کیا اتنا وقت ہم نے اللہ کی طرف رجوع کرنے میں لگایا ہے؟ اللہ کہتا ہے:

«لَعَلَّهُمْ يَرَجِعُونَ ③» ”تاکہ وہ لوٹ آئیں۔“

«لَعَلَّهُمْ يَضَرَّ عُوْنَ ④» ”تاکہ وہ گڑگ رائیں (ان کے اندر عاجزی پیدا ہو جائے۔)“

«تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوْحَاطٍ» (التحريم: 8)

”اے اہل ایمان! توبہ کرو اللہ کی جانب میں خالص توبہ۔“

ہم نے یہ مملکت خدا داد پاکستان حاصل کی۔ اس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ بقیہ مسلم ممالک کے مقابلے میں اس کا معاملہ بالکل علیحدہ ہے اس کے باوجود ہم سنبھل کے اور سدھر کے نہیں دے رہے۔ اللہ کبھی زلزلے، سیلاب اور کبھی معاشی مسائل لے کر آرہا ہے مگر اجتماعی طور پر ہم رجوع کے لیے تیار نہیں۔ ایک انفرادی سطح کا معاملہ ہے کہ ہمیں ذاتی طور پر گناہوں، نافرمانیوں کو چھوڑنا پڑے گا۔ یہ تو ہم کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے لیکن جہاں اجتماعی بغاوت اور سرکشی ہے وہاں توبہ بھی اجتماعی سطح پر کرنا ہو گی اور اللہ کی طرف رجوع بھی اجتماعی سطح پر کرنا ہو گا۔ ہمارا معاملہ باقی تمام دنیا کے مسلمانوں سے الگ ہے۔ انہوں نے اپنی ریاستیں زبان، علاقہ اور نسل کی بنیاد پر قائم کیں۔ جیسے مملکتہ

ال سعودیہ العربیہ۔ لہذا ہمیں کسی دوسرے اسلامی ملک سے کوئی شکوہ نہیں ہے کیونکہ انہوں نے دعویٰ ہی نہیں کیا کہ وہ اسلام کے نام پر بنے۔ لیکن ہم نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم اسلامی ہیں۔ دعویٰ ہم نے کیا تو فرض ہمارا بھی پہلا ہے اور اگر وہ فرض ہم ادا نہیں کر رہے تو اس طرح کی آزمائشوں کے معاملات ہمارے ساتھ ہی زیادہ ہوں گے۔ یہ نکتہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے یہ ملک اس وعدے پر لیا تھا کہ اے اللہ! یہاں تیرے حکم کی اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بالا دستی ہو گی۔ آج ہم سینہ ٹھوک کر کہہ رہے ہیں، ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سودی کی شکل میں جنگ جاری رکھیں گے، بے حیائی نہیں چھوڑیں گے، فلمیں، گانے، ڈرانے، تھیڑ سب چلتا رہے گا، حتیٰ کہ حکومتی سطح پر 14 اگست کی تقریب میں بے حیائی اور فناشی دکھا کر ہم نے اعلان کر دیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت ہم نہیں چھوڑیں گے۔ یہ سرکشیاں اور بغاوتیں، ہم اگر کریں گے تو پھر بتائیے ہمارے حالات سدھریں گے یا بگڑیں گے؟ آج قوم کو یہ بات سمجھنے نہیں آ رہی۔

اندراوس دھم تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے چل رہی ہے اس کو ہم جاری رکھیں گے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سیلا ب کی تباہی بھی سودی نظام کو جاری رکھنے کی وجہ سے ہے۔ بہر حال عرض کرنے کا مطلب ہے کہ

اپنی امت پر قیاس اقوام اقوام مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ہمیں رجوع الی اللہ اور توبہ کی ضرورت ہے۔ اور اصل توبہ کیا ہے؟ گناہوں کو چھوڑنا۔ اور اجتماعی گناہ ہمارا کیا ہے کہ ہم نے شریعت کو نافذ نہیں کیا۔ اب اجتماعی توبہ یہ ہو گی کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ ختم کرنا ہو گی، ہمیں شریعت کے نفاذ کے لیے کھڑا ہونا ہو گا۔ یہ ہماری اصل توبہ ہو گی۔ تنظیم اسلامی کے پلیٹ فارم سے ہم نے توبہ کی پکار کا ذکر کئی مرتبہ کیا، اس پر بھی ہم نے مہمات چلا کیں۔ اسی لیے آج ہم خطاب جمعہ میں بھی اس پر کلام کر رہے ہیں۔

یہ وقت ہے کہ قوم کو توبہ کی دعوت دی جائے، اور لوگوں کے دلوں میں نرمی پیدا کی جائے۔ یہ وقت ہے کہ ہمارے اندر احساس زیاد پیدا ہو۔ یہ وقت ہے کہ اللہ کے سامنے رجوع کیا جائے، اس کے سامنے گڑگڑا یا جائے، اللہ سے مانگا جائے اور اپنے گناہوں سے بازاںے کی کوشش کریں۔

اس وقت قوم پر بہت بڑی آزمائش ہے۔ لاکھوں مسلمان بھائی اس وقت بے گھر اور بے سروسامان ہیں، ان کے پاس کھانے کو خوراک اور پینے کو صاف پانی تک نہیں ہے۔ ہم روزہ رکھتے ہیں تو ہمیں بھوک کی شدت کا احساس ہوتا ہے، اسی طرح متاثرین سیلا ب کے دکھ درد کو وہی سمجھ سکتا ہے جو ان حالات سے گزر رہا ہے۔ پوری قوم کو اس وقت متاثرین کے درد کو محسوس کرتے ہوئے ان کی بھرپور مدد کرنی چاہیے۔ ہم تنظیم اسلام کے پلیٹ فارم سے یہ دعوت دے رہے ہیں کیونکہ ہم سب (انما المومنون اخواۃ) کے مصدق بھائی بھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ اگر جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ ہمارے اسلام، ایمان اور اسلامی رشتے کا تقاضا ہے کہ ان کی تکلیف کو ہم اپنی تکلیف محسوس کریں اور جو ہمارے بس میں ہے وہ ہم کرڈیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ترغیب دلائی کہ تم آج کسی کی تکلیف کو دور کرتے ہو واللہ تعالیٰ تمہاری قیامت کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور کرے گا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے تب تک اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی حاجت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کو ایسے مقام پر چھوڑ دیا جہاں اس کو مدد کی ضرورت تھی اور اس نے اس کی مدد نہیں کی اللہ اسے اس دن چھوڑ دے گا جب اس کو مدد کی ضرورت ہوگی۔

تنظیم اسلامی میں ”قدرتی آفات فنڈ“ قائم ہے۔ رفقائے تنظیم خاص طور پر اس کو اپنادینی فریضہ سمجھ کر اس میں اپنا حصہ ڈالیں اور پھر تنظیمی نظم کے تحت پاکستان بھر میں متاثرین تک امداد پہنچانے کی کوشش کریں۔ اس کا بڑا حصہ کیش کی صورت میں ہے تاکہ ان کی اصل ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ فوری ضروریات میں خوراک، کپڑے اور دوائیاں شامل ہیں لیکن اس کے بعد جن کا گھر ختم ہو چکا ہے وہ کیا کریں گے۔ لہذا یہ مستقل کرنے والا کام ہے۔ تنظیم کے پلیٹ فارم سے ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ اس میں پوری قوم کو اپنا حصہ ڈالنا چاہیے، یہ صرف

دو چار جماعتوں کے کرنے کا کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

انسانی حقوق کی تنظیمیں جو ہر ایشو پر دنیا بھر میں شور مچاتی کھڑی ہو جاتی ہیں ان کی اکثریت اس وقت نظر نہیں آرہی اور نہ نظر آئیں گی کیونکہ ان کا ایجنسڈ مختلف ہوتا ہے۔ لیکن الحمد للہ دینی مدارس، دینی جماعتوں اور دینی اداروں کے لوگ اس جدوجہد میں دکھائی دے رہے ہیں۔ اس وقت کوئی سیاسی سکورنگ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اپنے فرض کو ادا کرنے کا مسئلہ ہے۔ جس کا جہاں اعتماد ہے وہاں وہ اپنا حصہ ڈالے تاکہ کل اللہ کے سامنے جواب دے سکے۔ اس موقع پر کوشش کریں کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ ہمیں مغرب سے انسانی حقوق سکھنے کی

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر رفیق تنظیم کو اپنی بیٹیوں، عمر 23 سال، تعلیم بی ایس اسلامک سٹڈیز، قد 5.4۔
☆ عمر 25 سال، تعلیم BFA ٹیکسٹائل ڈیزائن، قد 5.3 کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسر روزگار لڑکوں کے رشتے درکار ہیں۔ رفقاء تنظیم قبل ترجیح۔
برائے رابطہ: 0322-8436347

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(25 اگست 2022ء)

جمعرات (25 اگست) کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (26 اگست) و قرآن اکیڈمی ڈیفس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ شام کو حلقہ پنجاب جنوبی کے دورہ کے لیے طے شدہ پروگرام کے مطابق روانگی ہوئی اور رات 11:00 بجے ملتان پہنچے۔ قرآن اکیڈمی، ملتان میں رات کا قیام کیا۔

ہفتہ (27 اگست) کو بعد نماز فجر 5:30 تا 6:30 قرآن اکیڈمی میں ”ہماری دینی ذمہ داریاں“ کے موضوع پر درس قرآن دیا، جس میں کثیر تعداد میں مردوخواتین نے شرکت کی۔ ایک رفیق سے انفرادی ملاقات ہوئی۔ 9:00 بجے دی علم فاؤنڈیشن کے حوالے سے (متفرقہ ترجمہ قرآن کریم کے نصاب کے تناظر میں) ملتان کے ایک عالم دین مولانا ارشد سعید کاظمی صاحب کی دعوت پر ان کے مرکز جانا ہوا۔ ناشته پران سے ملاقات کی۔ بانی محترم رحمۃ اللہ علیہ کی کتب بھی ہدیہ کیں۔ 12:00 بجے دن قرآن اکیڈمی ڈیزیڈیمپس گئے اور ایک رفیق سے ملاقات کی۔ انجمن خدام القرآن ملتان کی مجلس منظمہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دو پھر کھانے کے بعد قرآن اکیڈمی واپسی ہوئی۔ 4:30 بجے حلقہ کے ذمہ داران، معاونین حلقہ، مقامی امراء، منفرد نقباء، حلقہ و مقامی تناظیم کے معاونین و نقباء سے تعارفی نشست ہوئی جو 00:00 بجے تک جاری رہی۔ بعد نمازِ مغرب قرطبہ مسجد گارڈن ناؤن، ملتان کینٹ میں ”انسداد سودا اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر مفصل خطاب کیا۔ اس پروگرام میں 200 مرد اور 25 خواتین نے شرکت کی۔ رات 00:00 بجے قرآن اکیڈمی واپسی ہوئی۔

اتوار (28 اگست) صبح 7:00 تا 8:00 بجے مقامی امراء سے ملاقات کی۔ 8:00 بجے حلقہ کا اجتماع شروع ہوا۔ امیر حلقہ نے حلقہ و ذمہ داران کا تعارف کرایا۔ پھر نئے شامل ہونے والے رفقاء کا تعارف ہوا۔ سوال و جواب کی نشست کے بعد 11:00 بجے اختتامی خطاب کیا۔ مبتدی و ملتزم رفقاء سے بیعت مسنونہ ہوئی۔ 200 سے زائد رفقاء نے اجتماع میں شرکت کی۔ 1:00 تا 12:00 بجے ”سودی نظام اور استحکام پاکستان“ کے موضوع پر قرآن اکیڈمی میں خطاب کیا۔ جس میں رفقاء کے علاوہ کثیر تعداد میں مردوخواتین نے شرکت کی۔ بعد نمازِ ظہر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا، جس میں مختلف اخبارات کے صحافی حضرات نے شرکت کی۔ نائب نظم اعلیٰ وسطی پاکستان ناصر بھٹی صاحب بھی اس دورہ میں شریک رہے۔ بعد نمازِ عشاء کراچی واپسی ہوئی۔

رجالت کے آفی اور زینی مظلوم

ڈاکٹر اسرار احمد علی

اجنبی ہو جائے گا جیسے ابتداء میں تھا۔ پس ایسے اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔“

اسلام کا آغاز اس حال میں ہوا تھا کہ وہ اجنبی سی شے تھی، لوگ اسے پہچانتے نہیں تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کیا نئی بات کر رہے ہیں۔ اس لیے کہ آپؐ کی بعثت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور وہاں تو ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کا کوئی حوالہ بھی باقی نہیں رہا تھا۔ شرک کے گھٹاؤ پ اندر ہیرے تھے اور بالخصوص آخرت کا تو کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ نہ کوئی شریعت تھی، نہ کوئی قانون تھا اور نہ کوئی کتاب۔ تو انہیں اسلام کی دعوت بڑی عجیب سی بات لگی کہ یہ محمدؐ کیا کہہ رہے ہیں؟ پھر یہ ہوا کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ تواب چونکہ اسلام غالب ہو گیا اور اسلام کا نظام قائم ہو گیا تو سمجھی اس کے جانے اور پہچانے والے ہو گئے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشیں گوئی فرمادی کہ عنقریب اسلام پھر اجنبی ہو جائے گا۔ یہ اجنبی ہونے کا عمل خلافت راشدہ کے بعد سے شروع ہو گیا اور مسلسل جاری رہا۔ ساتھ ہی ساتھ تجدید کا عمل بھی جاری رہا۔ ہر صدی کے اندر مجددین اُمت آئے اور رفتہ رفتہ تجدید کا یہ عمل بھی چودہ سو برس میں پورا ہو رہا ہے اور اب دنیا تجدید کامل کے دروازے پر کھڑی ہے۔ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں جو تکمیل دین ہو گئی تھی اسی طرح کی تکمیل دوبارہ ہونی ہے اور اب وہ عالمگیر ہو گی۔ تو ان سارے معاملات کے اندر ایک تدریج ہے۔

عالمِ خلق میں تدریج قانونِ الہی ہے۔ اس میں کوئی کام اچانک نہیں ہوتا، بلکہ اس میں وقت لگتا ہے اور وقت کے حوالے سے ہمارے پیانے بہت چھوٹے ہیں، جبکہ اللہ کا پیمانہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کا تو ایک دن ہمارے حساب کتاب سے کم از کم ایک ہزار سال کے برابر ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کا وہ دن بھی ہے جسے سورۃ المعارج میں پچاس ہزار سال کا کہا گیا ہے۔ بالفاظ قرآنی:

﴿تَعْرُجُ الْمَلِئَكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ كَمْ مِنْ سِيَّرَةِ أَلْفِ سَنَةٍ﴾ (المعارج)

”ملائکہ اور روح اُس کے حضور چڑھ کر جاتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔“

اور یہ جو تخلیق کائنات کا عمل میں نے بتایا ہے اس کے لیے لاکھوں کروڑوں سال کا ایک دن ہو سکتا ہے۔ بہر حال اب یہ جو تجدید کامل کی کوششیں ہو رہی ہیں یہ ایک

جیسے انسان کی ذہنی اور فکری صلاحیتیں نشوونما پاتی گئیں ویسے دیسے ہدایت بڑھتی چلی گئی۔ جیسے جیسے انسانی تمدن میں ارتقاء ہوا، ایسے ہی اللہ کا دین بھی تکمیل کے مرحلے سے گزر آیا۔ تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کرنمحت ہدایت کا اتمام بھی ہو گیا اور دینِ حق کی تکمیل بھی ہو گئی۔ سورۃ المدثر میں فرمایا گیا: ﴿كَلَّا وَالْقَمَرِ﴾ ”ہرگز نہیں، قسم ہے چاند کی“۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے دنیا میں جو نور ہدایت تھا وہ چاند کے مشابہ تھا اور چاند کی روشنی سورج کی روشنی کا مقابلہ تو نہیں کر سکتی۔ گویا وہ ایک طویل رات تھی جس میں چاند رفتہ رفتہ بڑھ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور نبوت بھی بڑھ رہی تھی۔ ﴿وَالَّيْلِ إِذَا دَبَّرَ﴾ ”اور (قسم ہے) رات کی جبکہ وہ پلٹتی ہے۔“ یعنی پھر وہ وقت آیا کہ رات رفتہ رفتہ پیچھے موڑ کر چلتی بنی۔ ﴿وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ﴾ ”اور صبح (کی قسم) جبکہ وہ روشن ہوتی ہے۔“ اب گویا صبح طلوع ہو گئی اور ہدایت کا سورج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شکل میں ظاہر ہو گیا۔ یعنی یہ سب کچھ تدریجیاً ہوا۔ ﴿إِذَا نَهَّا الْأَخْدَى إِلَى الْكُبِيرِ﴾ ”یہ یقیناً بہت بڑی باتوں میں ہے۔“ ﴿نَذِيرًا إِلَّلَبَشَرِ﴾ ”یہ خبردار کرنا (یعنی بچکے ہیں کہ عالمِ امر میں اللہ تعالیٰ کے احکام آنا فانا ظہور پذیر ہوتے ہیں، ان میں وقت“ کا غصر قطعاً نہیں ہوتا“ جبکہ عالمِ خلق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ اس میں کسی کام کے تکمیل پذیر ہونے میں وقت ضرور لگتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق چھ دنوں میں کی ہے۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ یہ دن کوئی آفی دن نہ ہے۔ انہیں چاہے six millenniums“ کہا جائے“ six ages“ کہا جائے یا کچھ اور۔ پھر یہ کہ نبوت و رسالت کا آغاز پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا، لیکن اسے بھی تدریجاً تکمیل کو پہنچنے میں تقریباً سات آٹھ ہزار برس لگے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

﴿بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبِي لِلْغُرَبَاءِ﴾

”اسلام کی جب ابتداء ہوئی تھی تو یہ اجنبی تھا، اور پھر ویسے ہی

فروشی (prostitution) کوئی حرام یا بُری شے نہیں، اور یو این او کی سفارشات یہ ہیں کہ اس دھنے میں ملوث عورتوں کو عصمت فروش بھی نہ کہا جائے، بلکہ انہیں سیکس و رکر کہا جائے۔ ایسے ہی نشرہ آور چیزیں بنانا اور بیچنا سب جائز ہے۔ تو یہ چار چیزیں ہو گئیں سودا جو اخلاقی اور منشیات۔

تیسرا سطح سماجی ہے کہ شرم و حیا اور عفت و عصمت کے تصورات سب دقیانوںی باتیں ہیں۔ آزاد جنسی تعلقات استوار کرنے میں کوئی حرجنہیں ہے۔ عورت اپنے حسن کی نمائش جس طرح چاہے کرے کرے اسے روکنے والے تم کون ہوتے ہو؟ اسی وجہ سے آج آپ کو سڑکوں پر نیم عریاں جوان لڑکیاں تھرکتی ہوئی چلتی نظر آتی ہیں۔ یہ تیسرا چیز یعنی شرم و حیا اور عفت و عصمت کے خاتمے کی وبا ہمارے ہاں ابھی اتنی نہیں آئی ہے۔ ابھی عالمہ اسلام پوری طرح اس کے دھارے میں نہیں آسکا۔ ہمارا ایلیٹ طبقہ جو بالکل مغرب پرست ہے، وہاں پر تو یہ چیزیں آگئیں ہیں، لیکن عمومی طور پر نہیں آئیں۔ اس لیے اس وقت اس پر بہت زور لگ رہا ہے۔ این جی اوز کو اس مقصد کے لیے اربوں ڈالر دیے جا رہے ہیں کہ یہ جو شرم و حیا اور عفت و عصمت کے تصورات اور خاندانی نظام ابھی عالم اسلام کے اندر موجود ہے، اسے ختم کرنا ہے۔ ہنچنگن نے Clash of Civilizations (تہذیبی تصادم) تو اس میں اس نے یہی لکھا ہے کہ مسلم تہذیب ہمارے اندر مغم نہیں ہو رہی، یہ ہمارے لیے لو ہے کا چنان ثابت ہو رہی ہے، ہم اسے اپنے اندر جذب (assimilate) نہیں کر پا رہے۔ لہذا اس کے لیے بہت زور لگایا جا رہا ہے۔ عورتوں کی مکمل آزادی اور ان کے مردوں کے برابر حقوق کے نعرے لگ رہے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی ایک آرڈیننس پاس ہوا ہے اور قانون بن گیا ہے کہ جب تک زنا کے چار عینی گواہ مجسٹریٹ کے سامنے جا کر گواہی نہ دے دیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے زنا ہوتے دیکھا ہے تب تک زنا کا پرچہ ہی درج نہیں ہو گا اور اس سلسلے میں کوئی تقتیش نہیں ہو گی۔ یہ سب اس لیے کیا گیا ہے تاکہ عورت کو اس خوف سے آزاد کر دیا جائے کہ اگر وہ اس کام میں پکڑی گئی تو سزا ہو جائے گی۔ (جاری ہے)

(14) نومبر 2008ء کے خطاب جمعہ سے ماخوذ)

دجالیت کے آفاقی مظاہر

آفاقی فساد کی تین سطحیں ہیں۔ بالفاظ دیگر دجالیت کے تین آفاقی مظاہر یا تین سطحیں ہیں۔ میں یہ چیزیں کئی بار بیان کر چکا ہوں اور آج ایک اضافے کے ساتھ اس طرف محض اشارات کر رہا ہوں۔ سب سے اوپری سطح ہے سیاسی سطح۔ اس سطح پر فساد یہ ہے کہ سیاسی سطح پر اللہ تعالیٰ کو بے دخل کر دو (معاذ اللہ)۔ اللہ حاکم نہیں ہے بلکہ عوام حاکم ہیں۔ عوامی حاکمیت اللہ تعالیٰ کے خلاف سب سے بڑا کلمہ بغاوت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: «إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ طَوْطَ» اور: «وَلَا يُشَرِّكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا» (الکہف: ۲۳)۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے: «الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَمِّسُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ طَوْطَ» (الحشر: ۲۳)۔ ”وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور بڑا ہو کر رہنے والا۔“ لیکن دجالیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ریاست سے سیاست سے، حکومت سے، قانون سے بے دخل کر دو۔ ریاست کا کسی مذهب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، مذهب صرف انفرادی معاملہ ہے۔ چاہے مسجدوں میں جا کر نماز پڑھو، کوع و سجود کرو چاہے مندوں میں جا کر بتوں کے سامنے ڈنڈو، کرو۔ تم اپنے چرچ، سینیگا لزاور گردواروں میں جانے کے لیے آزاد ہو، لیکن حاکم عوام کی ہوگی۔ یہی سیکولر ازم ہے کہ دستور و قانون کا کوئی تعلق کسی مذهب، کسی آسمانی ہدایت کے ساتھ نہیں، وہ ہم خود بنائیں گے۔ یہ فساد بمعنی بغاوت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے خلاف سب سے بڑی بغاوت ہے، جس کا نام ہے عوامی حاکمیت اور سیکولر ازم۔

آفاقی فساد یا دجالیت کی دوسری سطح معاشی ہے اور یہ بھی یونیورسیٹ ہے۔ اس وقت دنیا کا پورا معاشی نظام سود اور جوئے پر مبنی ہے، جبکہ از روئے قرآن یہ بدترین گناہ ہے، سود سے بڑا جرم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر سود سے باز نہیں آتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ دوسری چیز جو اے۔ آج تمام کار و بار اور فناں مار کیت جوئے پر بنی ہے، شاک ایکچھی میں بھی جو اے۔ معاشی سطح پر مزید دو چیزیں تجوہ گری اور منشیات بھی شامل ہیں۔ آج کی دنیا میں سیکس بھی جائز ذریعہ آمدی ہے، تجوہ گری یا عصمت

سلسلہ الذهب (سنہری زنجیر) ہے اور تنظیم اسلامی اس زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ ہم کوئی نئی بات لے کر آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي))۔ (دین وہی ہے) جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں،“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلی اور کامل شکل کے اندر دین قائم کیا تھا اور اسے اب دوبارہ نافذ کرنا ہے۔ تنظیم اسلامی اسی کام کے لیے قائم ہوئی ہے، کسی جزوی کام کے لیے نہیں، صرف اصلاحی، تبلیغی اور تعلیمی کام کے لیے نہیں۔ یہ سارے کام بھی ہوں گے، لیکن یہ سب اس بڑے کام یعنی انقلاب کے رُخ پر ہوں گے، تاکہ ایک انقلاب برپا ہو اور پورے کا پورا دین حق قائم ہو جائے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ کوئی بھی قوت، کوئی بھی تنظیم، کوئی بھی جماعت یا کوئی بھی تحریک اگر اقامت دین کی جدوجہد کے لیے کوشش ہے تو اس کے لیے یہ شعور لازم ہے کہ دنیا میں اس وقت کیا ہو رہا ہے، کون کون سی قوتیں بر سر کار ہیں اور کون کون سی قوتیں بر سر پیکار ہیں۔ تصادم ہو رہا ہے تو کن کن کے مابین ہو رہا ہے۔ اگر کچھ لوگ یا قوتیں فعال ہیں تو وہ کون کون سی ہیں، ان کے مقاصد کیا ہیں، ان کا ایجاد کیا ہے۔ وہ کیا پیش قدمی کر رہے ہیں۔ پھر خاص طور پر اپنے ملک میں جہاں آپ کو کام کرنا ہے، کون کون سی قوتیں کیا کیا کام کر رہی ہیں۔ تو اس حوالے سے ان لوگوں کے اندر ایک واضح شعور کا ہونا ضروری ہے جو اقامت دین کی جدوجہد میں اپنے آپ کو شامل کر رہے ہیں۔ اس اعتبار سے ہمیں دو سطحوں پر شعور حاصل کرنا ہو گا۔ ایک عالمی یا آفاقی سطح پر اور دوسرے زمینی سطح پر۔ میں نے آغاز خطاب میں سورہ الروم کی آیت 41 کی تلاوت کی ہے: «ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ»۔ ”فساد نمایاں ہو گیا ہے بر میں بھی اور بحر میں بھی لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے۔“ ہماری یہ زمین دو حصوں پر ہی مشتمل ہے، یا سمندر ہے یا خشکی ہے۔ تواب کوئی حصہ بھی اس فساد سے خالی نہیں رہا اور یہ ہوا ہے لوگوں کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے۔ آگے فرمایا: «لِيَذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْعَمَلُوا لَعَلَّهُمْ يَرِّجُعُونَ»۔ (۴) ”تاکہ اللہ تعالیٰ مزاچکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا شاید کہ وہ بازا جائیں“۔ چنانچہ ایک ہے آفاقی فساد اور ایک ہے زمینی فساد۔

MET نیشنل کمیشن نے تین ماہ پہلے اس سیلاب کے کھنڈ ویادہ مارٹریال اور سیلاب کی لائگ چاری گردی شیئن NDMA نے اس دران کو کام نہیں کیا ہے بلکہ

سیلاب کی صورت حال ایک بہت بڑے انسانی المیہ کو جنم دے رہی ہے۔ اس سے نہنے کے لیے اجتماعی سطح پر حکومت، اپوزیشن، فوج اور عوام سب کو مل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے: ڈاکٹر مشتاق مانگٹ (الخدمت فاؤنڈیشن)

اس روایت متأثرین کی سوچیں اپنال مصالحت اور رفتہ سب کچھ لگانے کی ضرورت ہے جو لگ دکھاتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس رفتہ مے دیں
کچھ کیا اس رفتہ سیلاب سے متأثر ہو گئے کی ضرورت ہے خاتم رسیدہ گھنی (تریاقی و پیغمبر اکرم نبی ﷺ)

سیلاب کی تباہ کاری اور متاثرین کی امداد کے موضوع پر حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ زگاروں کا اظہار خیال

مذکوب: نیشنل سیلاب کیمیشن
افسوں سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے لیے کوئی کام نہیں کیا گیا۔ سرکاری سطح پر ابھی بھی ریکیو، ریلیف کا کام بہت سست ہے اور rehabilitation کے لیے بھی واضح منصوبہ بندی نظر نہیں آ رہی۔

سوال: پوری دنیا جانتی ہے کہ الخدمت فاؤنڈیشن بہت بڑے لیوں پر اطمینان بخش کام کر رہی ہے۔ آپ فلڈ ریلیف کی تفصیلات شیئر کیجیے؟

ڈاکٹر مشتاق مانگٹ: یہ فلڈ دو طرح کے ہیں ایک دریاؤں کا فلڈ ہوتا ہے جس کو کنٹرول کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ اس کے بارے میں پہلے سے معلومات مل جاتی ہیں اور پھر احتیاطی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔ دوسرا فلڈ بارشوں کی وجہ سے آتا ہے جسے ہم فلیش فلڈ کہہ سکتے ہیں۔ موجودہ فلڈ بھی بارشوں کی وجہ سے آیا۔ چونکہ بڑے بڑے پھاڑی ہیں، ان کے اوپر جب بارشیں ہوتی ہیں تو بڑی تیزی سے پانی نیچے آتا ہے اور میدانی علاقوں میں سیلاب کا باعث بنتا ہے۔ بارشوں کا سیلاب غیر متوقع ہوتا ہے کیونکہ کچھ پتا نہیں ہوتا کہ کب تک بارش ہونی ہے اور اس کے نتیجے میں کتنا سیلاب آئے گا۔ بہر حال اس فلڈ کا پہلا نقصان حسن آباد (ہنزہ) کا پل تھا جو گیا وہاں ہم نے خیمه بستی بسائی۔ اس حوالے سے فی الحال ریکیو اور ریلیف پر کام ہو رہا ہے، ابھی ہم rehabilitation کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے کیونکہ ابھی ستمبر کا پورا مہینہ مون سون کا ہے اور جب تک یہ بارشیں ہیں اس وقت تک صرف ریکیو اور ریلیف پر ہی کام ہو گا۔ ہمارا پہلا کام ریکیو کا ہے اس میں ہمارے پاس کشتیاں، موڑ کشتیاں وغیرہ ہیں۔ اس وقت تقریباً دو تھائی پاکستان ڈوبا ہوا ہے۔ تقریباً ایک سو پچاس اضلاع میں ہماری ٹیکمیں موجود ہیں۔

مرتب کیے جائیں۔ (3) فلڈ کنٹرول انفارسٹر کچھ کو مضبوط کیا جائے۔ پشتوں اور بندوں کو مضبوط بنایا جائے۔ سیلابی پانی کا رخ بدلنے کے لیے چینلز کو ترتیب دیا جائے۔ سیلابی پانی ذخیرہ کرنے کے مقامات کو قائم کیا جائے۔ بیرا جوں کی مصالحت بڑھائی جائے۔ (4) نئے ڈیم تعمیر کے جائیں جن میں بڑے ڈیموں کے ساتھ چھوٹے ڈیم بھی شامل ہوں۔ (5) وہ پانی جو پھاڑوں سے برف پکھنے پر

سوال: فلڈ کمیشن سیلابوں کے بارے میں ہرسال اپنی رپورٹس اور الرٹس جاری کرتا رہتا ہے اگر اس کمیشن کی سفارشات پر بہتر انداز میں عمل کیا جاتا تو کیا سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچانہیں جاسکتا تھا؟

رضاء الحق: اصل میں ہمارا قومی مزاج یہ بن چکا ہے کہ قدرتی آفات کے حوالے سے پہلے کوئی تیاری نہیں کی جاتی، جب کوئی آفت آتی ہے تو سر پر پڑنے کی وجہ سے ہر کوئی فعال دھکائی دیتا ہے لیکن نہ پہلے کام کیا جاتا ہے اور نہ بعد میں۔ البتہ رپورٹس بنتی رہتی ہیں۔ 2010ء میں جو

سیلاب آیا تھا اس کو سپر فلڈ کا نام دیا گیا تھا۔ پھر فلڈ کمیشن کی رپورٹس میں بارہا اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جن علاقوں میں سیلاب کے خطرات ہوتے ہیں ان میں ضلعی سطح پر ڈیز اسٹریمنجنٹ کے کام کو فوکس کیا جائے لیکن ہمارے ہاں سٹر کے اندر پاور مرکوز کر دی جاتی ہے۔

MET ڈیپارٹمنٹ نے تقریباً تین ماہ پہلے اس بات کی وارنگ جاری کر دی تھی کہ اس مرتبہ بارشیں زیادہ ہونے کا امکان ہے لیکن NDMA کا ادارہ جس کو فلڈ میجنمنٹ کے لیے قائم کیا گیا تھا اس نے سیلاب سے پہلے اور سیلاب کے دوران کوئی کام نہیں کیا۔ اب بھی سرکاری سطح پر ریکیو کے حوالے سے کام کم ہو رہا ہے اور زیادہ Photo ops رہا ہی ہے۔ عملي کام زیادہ تر این جی اوز کی سطح پر ہو رہا ہے۔ فلڈ کمیشن نے جو سفارشات پیش کی تھیں وہ حسب ذیل تھیں:

(1) این ڈی ایم اے سمیت ڈیز اسٹریمنجنٹ اینڈ کنٹرول کے تمام اداروں کی مصالحت کو بڑھایا جائے۔ (2) صوبائی اور ضلعی سطح پر فلڈ میجنمنٹ اور کنٹرول کے ادارے قائم کیے جائیں اور فلڈ کنٹرول کے واضح ایس اور پیز

مرتب: محمد رفیق چودھری

بہہ آتا ہے اسے بھیرہ عرب میں گر کر ضائع ہونے سے بچانے کے منصوبے بنائیں جائیں۔ (6) سیلابی ریلوں کو روکنے اور زمین کے کٹاؤ میں کمی لانے کے لیے بڑے پیلانے پر درخت لگائے جائیں۔ (7) پھاڑی اور میدانی علاقوں کے لیے بہتر فلڈ میجنمنٹ اور کنٹرول کی علیحدہ علیحدہ پالیسیاں ترتیب دی جائیں۔ (8) ماحولیاتی تبدیلی کی وجہ سے بارش اور خشک سالی بڑھتی جا رہی ہے۔ پاکستان کو اس حوالے سے بھی ایک مربوط پالیسی بنانے کی ضرورت ہے۔ (9) سیلاب کے حوالے سے وہ علاقوں جو زیادہ خطرے میں آسکتے ہیں وہاں سے آبادیوں کو حفاظ مقامات پر منتقل کرنے کی منصوبہ بندی کی جائے نیز غیر قانونی تعمیرات کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔ (10) سیلاب کی پیشگوئی اطلاع اور انتباہ کی مصالحت بڑھائی جائے اور MET آفس سمیت موسمیاتی پیشین گوئی کے ادارے دیگر اداروں کے ساتھ بہتر انداز میں مل کر کام کریں۔ (11) سیلاب سے متاثرہ افراد اور علاقوں میں ریکیو اور ریلیف اور پھر تعمیر نو کے لیے مربوط منصوبہ بندی کی جائے۔

یہ فلڈ کمیشن کی رپورٹ ہرسال آتی ہے لیکن

ہمارے لوگوں کی تعداد تقریباً بیس لاکھیں ہزار کے قریب ہے جو اس کام میں سرگرم ہیں۔ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ متأثرین کو نکال کر شیلر میں لانا ہے تاکہ وہ اپنا سامان بچا سکیں۔ یہ معاملہ مشکل ہے کیونکہ اس میں نفیاتی مسائل ہیں لوگ اپنا محلہ اور علاقہ نہیں چھوڑنا چاہتے کیونکہ انہیں اپنی چیزیں اور گھر کی فکر زیادہ ہے۔ چنانچہ ہر آدمی یہی سوچتا ہے کہ میں اپنے گھر کے قریب ہی کسی اوپنجی جگہ پر چلا جاؤں اور وہاں سے اپنے سامان اور گھر کی نگرانی کرتا رہوں۔ اس لیے پھر ہم لوگوں کے علاقوں میں ہی ٹینٹ ویلچ لگاتے ہیں تاکہ جب حالات ٹھیک ہوں تو وہ اپنے ٹینٹ ساتھ لے جائیں گے۔ اس میں ہم ٹینٹ، ترپال، چٹائیاں وغیرہ فراہم کرتے ہیں۔ دوسرے لیوں پر کھانا ہے۔ کھانے میں ہم دو طرح کے کام کر رہے ہیں۔ ایک دو وقت کا پکا ہوا کھانا بھی دے رہے ہیں۔ یعنی روزانہ کھانا پکانا اور ان لوگوں میں جا کر تقسیم کرنا جہاں کچھ پتا نہیں کہ لوگوں کی تعداد کتنی ہے کیونکہ متأثرین کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ پھر جہاں ممکن ہوتا ہے وہاں ہم لوگوں کو خشک راشن بھی دیتے ہیں۔ تیسرا ہم کام میڈیکل کی سہولت کی فراہمی ہے کیونکہ سیلاپ کی وجہ سے وہاں پھیل رہی ہیں بہت پھیلتی ہیں۔ وہاں دو طرح کی بیماریاں پھیل رہی ہیں ایک گیسٹو اور پیٹ سے متعلق بیماریاں۔ دوسری الرجی یعنی جلدی بیماریاں۔ پھر بد قسمتی سے سانپ، بچھو اور دوسرے زہریلے حشرات سیلاپ کی وجہ سے باہر نکل آتے ہیں اور آبادیوں کو متاثر کرتے ہیں۔ اس کے لیے دیکنیز کی ضرورت ہوتی ہے جو ہمیں فراہم کرنی پڑتی ہیں تاکہ سانپ اگر کاٹ دے تو فوری اس کا علاج ہو سکے۔ پھر ان متأثرین کو برتن وغیرہ بھی چاہیے ہوتے ہیں وہ بھی ہم فراہم کرتے ہیں۔

سوال: آپ تریاق ویلفیر آرگنائزیشن چلا رہے ہیں آپ کی سرگرمیاں کیا ہیں؟

عامر سعید بھٹی: اس وقت ہم نے خشک راشن کو فوکس کیا ہوا ہے۔ جہاں جہاں الخدمت فاؤنڈیشن راشن دے رہی ہے ان جگہوں کے علاوہ جہاں ابھی راشن نہیں پہنچ پایا وہاں ہم راشن پہنچا رہے ہیں۔ اس میں انرجنی بسکٹ شامل ہیں، ہمارے ساتھ کچھ کمپنیز جڑگئی ہیں وہ ہمیں یہ بسکٹ ریگولر دے رہی ہیں۔ اس کے علاوہ چنے، دال، چاول اور دیگر راشن شامل ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہم کھجور دے رہے ہیں تاکہ باڑی کی جو روکیوار منٹ ہے اس کو بھی پورا کیا جائے۔ اللہ کا شکر ہے ہم راجن پورا اور

اس کے ارد گرد تین چھوٹے چھوٹے گاؤں میں خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ تونہ شریف کے پاس کے علاقوں میں بھی ہمارے کیمپس لگے ہوئے ہیں۔ نو شہر میں بھی ہماری سرگرمیاں ہیں۔ پھر پہلی دفعہ لازکانہ اور سندھ میں جانے اور کام کرنے کا اتفاق ہوا۔ کل پہلی راشن کی تقسیم سو اس سے اوپر علاقے میں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے 1992ء سے اس خدمت میں ڈالا ہے۔ اس وجہ سے لوکل آرگنائزیشن کے ساتھ ہمارا تعلق رہتا ہے کیونکہ ان کے بغیر ہم چل ہی نہیں سکتے۔ یعنی لوکل برادری اور تناظم کو اپنے ساتھ شامل کر کے اس کام کو آگے لے کر چل رہے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ خشک راشن میں کم سے کم پینا ڈول اور او آر ایس کو بھی شامل کریں تو ہم نے وہ بھی شامل کیا۔ پھر وہاں جو توں کی

پاکستان میں ڈیمز اور آبی ذخائر کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جب تک ہم اس ضرورت کو پورا نہیں کریں گے تب تک اس طرح کے الیے ہوتے رہیں گے۔

بہت بڑی کی ہے۔ چنانچہ شوفیکٹری والوں نے ہمیں لیڈیز، جینیش اور بچوں کے لیے تقریباً دس ہزار جوڑے جو توں کے دیے ہیں۔ وہ بھی ہم ہر ایک راشن پیک کے ساتھ دے رہے ہیں۔ ہمارا ٹارگٹ ہے کہ ایک ماہ میں تقریباً پندرہ ہزار خاندانوں کو راشن مہیا کریں۔ چونکہ یہاں سے سامان لے جانا مشکل ہے اس لیے راجن پور اور تو نہ کے لیے ہم نے ملٹان میں اپنا بیس کیمپ لگایا ہوا ہے وہاں سے سپلائی چیزیں ہے۔ کیونکہ وہاں سے بہت سی اچھی کمپنیز ہمارے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد ہمارا ٹارگٹ ہے کہ جہاں پر اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت کا موقع دے رہا ہے وہاں ہم متأثرین کو مستقبل طور پر سہولیات مہیا کریں۔ ان کے لیے میڈیکل، سکولز اور دوسری سہولیات کا پروگرام بنارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

سوال: جو تین ہم ایشویں۔ سب سے پہلے شیلر دینا ہے، اگر کسی کے پاس ٹینٹ یا چادریں ہیں تو وہ مہیا کرے۔ دوسری خوراک کا مسئلہ ہے۔ کچن کا سارا سامان، جو تے وغیرہ سب اس میں آجائیں گے۔ پھر پینے کا پانی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ تیسرا بڑی ضرورت میڈیکل اور ادویات کی ہے۔ ایک دن میں میڈیکل کا خرچ ایک لاکھ تک ہو جاتا ہے۔ روزانہ تقریباً چار، پانچ سو مریض آتے ہیں، ان کے لیے صرف چار ڈاکٹرز بہت کم ہیں۔ یہ صورت حال ایک بہت بڑے انسانی الیہ کو جنم دے رہی

عامر سعید بھٹی: اپنی مدد آپ کے تحت کام

کرنے میں مس میمنٹ کے مسائل جنم لیتے ہیں۔ اس لیے میں ایسے لوگوں کو مشورہ دوں گا کہ جو فلاحتی تناظم پہلے سے کام کر رہی ہیں ان کے ساتھ مل کر کام کریں جو جس فیلڈ کی صلاحیت رکھتا ہے وہ اس میں اس کو سپورٹ کرے اور جس پر آپ کا اعتماد ہے اس کے ساتھ جڑ جائے۔ پھر یہ کہ ان تناظموں کو بھی لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے معاون بن سکیں۔ بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو اپنے ہاتھ سے لوگوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کو اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں اور وہاں وہ اچھے جذبے کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انفرادی طور پر کام کرنے والوں کی پہنچ صرف روڈ تک ہے چنانچہ وہ روڈ کی حد تک ہی سامان دے کر آ جاتے ہیں اور سمجھتے کہ شاید وہ سامان متأثرین کو ملنا شروع ہو گیا ہے لیکن اگر وہ ہمارے پاس آئیں گے تو ہم ان کو ان کے گھروں تک رسائی دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس زیادہ معلومات ہیں۔

سوال: مخیر حضرات رفاهی اداروں کی کیسے معاونت کر سکتے ہیں؟ کون کون سے طریقے ہیں کہ ایک مخیر آدمی آپ کی مدد کرے تو آپ بہتر انداز میں کام کر سکتے ہیں؟

ڈاکٹر مشتاق مانگٹ: ابھی متأثرین کو جن چیزوں کی زیادہ ضرورت ہے ان پر فوکس کریں۔ کپڑے ان کو بعد میں ضرورت ہوں گے لیکن ابھی وہاں کپڑوں کے ڈھیر لگ گئے ہیں۔ اس وقت انہیں کھانا، دوائیوں اور بستروں کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب بستروں کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم اس بنی نہ کہ سپلائر بننے کی کوشش کریں۔ پھر بلوچستان میں اس وقت سردی شروع ہو چکی ہے، اگلے پندرہ بیس دن کے بعد بارش کی وجہ سے مزید سردی بڑھ جائے گی۔ اب وہاں ایشویہ بن رہا ہے کہ اگر خواتین اور بچوں کو سردی سے نہ بچایا گیا تو پھر کیا ہو گا۔ پھر کیمپس کے ساتھ تابیلیش کا بھی مسئلہ ہے۔ یعنی بڑی ہی کمپلیکس صورت حال ہے۔ میرے نقطہ نظر میں اس وقت تین بہت اہم ایشویں۔ سب سے پہلے شیلر دینا ہے، اگر کسی کے پاس ٹینٹ یا چادریں ہیں تو وہ مہیا کرے۔ دوسری خوراک کا مسئلہ ہے۔ کچن کا سارا سامان، جو تے وغیرہ سب اس میں آجائیں گے۔ پھر پینے کا پانی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ تیسرا بڑی ضرورت میڈیکل اور ادویات کی ہے۔ ایک دن میں میڈیکل کا خرچ ایک لاکھ تک ہو جاتا ہے۔ روزانہ تقریباً چار، پانچ سو مریض آتے ہیں، ان کے لیے صرف چار ڈاکٹرز بہت کم ہیں۔ یہ صورت حال ایک بہت بڑے انسانی الیہ کو جنم دے رہی

ڈاکٹر مشقاں مانگٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کی مصیبت اور مشکل دور کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت اور مشکل کو دور کرتا ہے۔ جو لوگ سیالابی علاقوں میں گئے ہیں ان کا مشاہدہ یہ ہے کہ وہاں پر چند گھنٹے گزارنا ممکن نہیں ہے۔ وہاں صورت حال بہت پریشان کن ہے۔ میں کہوں گا کہ جس کے پاس جتنی استعداد ہے وہ اس کے مطابق متاثرین کی امداد ضرور کرے۔ اللہ کے ہاں اس استعداد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر آپ متاثرین کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو آپ خود کہیں گے کہ اپنے پاس جو کچھ ہے اس کو بچا کر نہیں رکھنا چاہیے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ یہ کوئی ایک ہفتہ کا کام نہیں ہے اس میں مہینے لگ سکتے ہیں۔ جہاں تک انفراسٹریکچر کا معاملہ ہے تو بلوچستان میں انگریزی دور کے بنے ہوئے ڈیرہ سوال پرانے منزلہ بھی تک موجود ہیں لیکن ہماری حکومتوں نے جو پل بنائے تھے وہ اس سیالاب میں سارے ٹوٹ گئے ہیں۔ یعنی اتنے کمزور پل تھے۔ ایسی ناہلی پر آواز بلند ہونی چاہیے۔ کوئی ایسا کمیشن ہو جو اس کو چیک کرے۔ بہر حال خواص و عوام سے یہی اپیل ہے کہ بہت سے مجبور اور مصیبت زدہ لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اگر ہم نے ان کی مدد نہ کی تو اگلامعاشری بحران آئے گا جو ہم سب کے لیے زیادہ خطرناک ہو گا۔

عامر سعید بھٹی: میں نے جتنا دین کو پڑھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے جو سیکھا ہے اس کے مطابق یہ چ ہے کہ لوگوں کی مدد میں بہت بڑا انعام ہے۔ اس وقت مختلف حضرات کو زیادہ سے زیادہ امداد دینی چاہیے۔ جس کے پاس صلاحیتیں ہیں اس کو اپنی صلاحیتیں متاثرین کی مدد میں لگانی چاہیں۔ جس کے پاس وقت ہے وہ اپنا وقت لگائے۔ جو لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس وقت دے دیں کیونکہ اس وقت دکھی انسانیت کو ضرورت ہے۔ بہر حال ہر صورت میں اور ہر ایک شخص اپنا حصہ نکالے۔ کپڑا، کھانا، برتن، جوتے جو کچھ بھی دے سکتا ہے وہ دے۔ ہماری تناظمی وہاں کام کرتی ہیں جس میں صلاحیت ہے وہ ہمارا بازو بنے۔



قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی
ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

سرکاری ادارے بھی اپنا فرض صحیح طریقے سے ادا کریں۔

سوال: سندھ میں مسلمانوں کے علاوہ قلیتیں بھی ہیں۔ امدادی سرگرمیوں میں تنظیمیں قلیتیوں کے ساتھ کیا سلوک کر رہی ہیں؟

عامر سعید بھٹی: اس وقت وہاں ایم جسی کی صورت حال ہے۔ میرا نہیں خیال کر کوئی بھی تنظیم وہاں امداد کرتے وقت کسی سے اس کا مذہب پوچھتی ہوگی۔ نہ ہم نے کسی سے پوچھا ہے۔ ابھی راجن پور کے علاقے میں اچھی خاصی تعداد اقلیتوں کی ہے، وہاں ہندو بہت بڑی تعداد میں ہیں ہم نے بڑھ چڑھ کر امداد وہاں پہنچائی ہے۔ اس وقت برابری کی سطح پر لوگوں کی مدد کی جا رہی ہے کیونکہ لوگوں کی جان بچانی اصل مقصد ہے۔ ابھی ڈونیشن اکٹھا کرنے کی بات ہو رہی تھی تو میں گزارش کروں گا کہ اگر یہ ڈونیشن صرف بیس فیصد انفراسٹریکچر پر لگادی جائے تو متاثرین کو کافی سہولت مل جائے گی۔

سوال: ہمارے ہاں سیالاب آنے کی بڑی وجہ آبی ذخائر کا نہ ہونا ہے۔ کالا باغ ڈیم کے بارے میں بڑ پروپیگنڈا کیا جاتا تھا کہ اگر کالا باغ ڈیم بنانا تو نو شہرہ ڈوب جائے گا۔ اب دو دفعہ نو شہرہ تو ڈوب گیا لیکن کالا باغ ڈیم پھر بھی نہیں بناتا ایسے لوگوں سے کیا سوال کیا جائے؟

رضاء الحق: یہ اصل میں اپنے مخالفین کو نیچا دکھانے کے طریقے ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں تربیلا اور منگلا کے بعد کوئی ڈیم نہیں بنایا فوجیلیز بنتی رہیں۔ حالانکہ یہاں پر فوجی حکمران بھی آتے رہے اگر وہ چاہتے تو بڑے ڈیمز بناسکتے تھے۔ اندیا میں تین ہزار اور چین میں تیس ہزار کے قریب ڈیمز بن چکے ہیں کیونکہ انہوں نے واٹر میجنٹ کو اہمیت دی۔ ہمارا الیہ یہ ہے کہ ہم سرکاری سطح پر اس کی پلانگ نہیں کرتے اور پھر تنفیذ بھی نہیں کرتے۔ پھر کالا باغ ڈیم جیسے ایشوز سیاست کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ہمارے انڈس واٹر کمیشن میں دو مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ہمارے کمشنز ہمارا کیس لڑنے کی بجائے پیسے لے کر اندیا کا کیس لڑتے رہے اور پھر یہاں سے بھاگ گئے۔ جب تک ہم اپنا قبلہ درست نہیں کریں گے تو یہ ڈیمز بننے مشکل ہیں۔ پاکستان میں ڈیمز اور آبی ذخائر کی بہت ضرورت ہے۔ جب تک ہم اس ضرورت کو پوری نہیں کریں گے تو یہ ڈیمز کی طرف جائے گی۔

سوال: دکھی انسانیت کی خدمت کے حوالے سے آپ

قوم کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

ہے۔ اس سے نہیں کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے، حکومت، اپوزیشن، فوج اور عوام سب کو مل کر کوشش کریں گے تو شاید مسئلہ سے نہ سکیں گے ورنہ بہت مشکل صورت حال ہے۔

سوال: سیاستدان بھی فنڈ زجع کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں عمران خان صاحب نے پانچ سو کروڑ زجع کر لیے ہیں۔ بلاول بھٹو زرداری کے ترجمان کی طرف سے یہ دعویٰ آیا ہے کہ ہم نے ایک کھرب تیس ارب روپے ایک گھنٹے میں یو این ممالک سے اکٹھا کر لیا ہے۔ کیا سیاسی جماعتوں کے ذریعے آنے والے یہ فنڈ ز منصفانہ انداز میں متاثرین تک پہنچ پائیں گے؟

رضاء الحق: اس وقت جو ابتدائی تخمینہ لگایا جا رہا ہے اس کے مطابق تقریباً دس ارب ڈالر کے نقصانات کا خدشہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر سیالاب سے 67 فیصد علاقہ زیر آب ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارا بینا دی انتظامی ڈھانچے تباہ و بر باد ہو چکا ہے۔ پھر مکان گر کچے ہیں، مویشی مر گئے ہیں اور فضیلیں تباہ ہو چکی ہیں اس سے پورے ملک میں مہنگائی اور بے روزگاری میں کتنا اضافہ ہو گا اس کا اندازہ بھی ابھی نہیں لگایا جاسکتا۔ سیالاب کی وجہ سے بیماریاں جنم لیں گی اور ان سے نہیں کے لیے میدی یکل کا بہت خرچ آئے گا اور دو ایسا مہنگی ہو جائیں گی۔ ہماری شرح نمو پہلے ہی کم ہو کر ساڑھے تین فیصد تک آچکی تھی، ڈیفالٹ کے اوپر ہم پہلے ہی پہنچے ہوئے تھے لیکن آئی ایم ایف کی طرف سے قرضہ آگیا۔ مختلف ممالک سے ایڈ بھی آئے گی اور مختلف حضرات کا چندہ بھی آجائے گا۔ سیاستدانوں کی طرف سے بھی پیسہ جمع ہو جائے گا لیکن اس سارے پیسے کی تقسیم کیسے ہوگی؟ یہ اصل سوال ہے۔ 2005ء میں جب زلزلہ آیا تھا تو اس موقع پر بھی بہت پیسہ اکٹھا ہو گیا تھا لیکن اس کا بڑا حصہ کرپشن کی نذر ہو گیا۔ اس وقت بھی کرپشن کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ پوری دنیا میں آفات آتی رہتی ہیں لیکن وہاں پر ڈیز اسٹریٹ میجنٹ کے نظام موجود ہیں۔ قدرتی آفات آزمائش ہیں یا عذاب یہ الگ موضوع ہے لیکن ہمارے کرنے کا جو کام ہے وہ تو کرنا ہی ہے۔ کیا یہ صرف پرائیویٹ تنظیموں کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کی خدمت کریں؟ اگر سرکاری سطح پر اس کی سرپرستی نہیں کی جائے گی، امدادی کاموں میں مصروف لوگوں کی مدد نہیں کی جائے گی تو پھر صورت حال انسانی المیہ کی طرف جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ صورت حال اس طرف نہ جائے اور حکومت بھی ہوش میں آئے اور

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کی لاہور میں سرگرمیوں کی روادار

نعمیم اختر عدنان (ناظم نشر و اشاعت) حلقة لاہور شرقی

سالہ درس نظامی کو رس پڑھایا جاتا ہے۔ ایم اے تک عصری اور جدید تعلیم کا بھی اہتمام ہے۔ دینی علوم اور عصری تعلیم کے حامل بائیس اساتذہ کرام طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔

پنپل صاحب نے بتایا کہ ادارہ کا نتیجہ سو فیصد رہا ہے۔ 80% طلبہ مقیم ہیں۔ ادارہ میں زیر تعلیم طلبہ کا تعلق پورے ملک سے ہے۔ مولانا فیاض نے سچ سیکرٹری کے فرائض ادا کئے۔ محترم شجاع الدین شیخ نے طلبہ کو سوال کرنے کی دعوت دی۔ طلبہ کی طرف سے سوالات کے احسن اور دلچسپ انداز سے جواب دیئے۔ ڈاکٹر عارف رشید ابن ڈاکٹر اسرار احمد نے امیر تنظیم، کالج اساتذہ اور طلبہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مختصر آنکھتوں کی۔ محترم شجاع الدین شیخ نے طلبہ سے اپنے خطاب میں کہا کہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی اور خوش بخشی ہے کہ آپ دینی اور عصری تعلیم کے امتحان کے حامل ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دین حق پر قائم رہنا اور اس کا ابلاغ کرنا ایک مشکل کام ہے۔ ایک بندہ مومن کے لیے پہلا تقاضا خود دین کے جملہ تقاضوں پر عمل پیرا ہونا ہے۔ باطل نظام کے خاتمہ کی جدوجہد ہی سے دینی فرائض کے جملہ تقاضے پورے کئے جاسکتے ہیں۔

تنظیم اسلامی کے امیر کے دعائیہ کلمات سے اس تقریب کا اختتام ہوا۔

کلیۃ القرآن کی تقریب کے بعد قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقدہ علماء کے اجلاس میں شرکت کے لیے امیر حلقة لاہور غربی محترم فاروق احمد اور پروفیسر اقبال کے ہمراہ خوش اسلوبی سے ادا کئے۔ مرد حضرات کے علاوہ خواتین کے لیے بھی علیحدہ انتظام موجود تھا۔ سمینار سے عبدالہادی مہیمن، محترم عاطف وحید اور امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے خطاب فرمایا۔ اس سمینار میں خطابات کا جو پریس ریلیز تیار کیا گیا۔ وہ کچھ یوں تھا..... سمینار کا اختتام امیر محترم کی مختصر مگر جامع ذعا سے ہوا۔ بعد ازاں نماز عشاء باجماعت ادا کی گئی۔ ہال میں ”تنظیمی کتب“ پر مشتمل خوبصورت انداز میں اور سلیقہ سے اظہار تشکر کیا۔ امیر محترم نے تنظیم اسلامی کے بانی امیر ڈاکٹر اسرار احمد کا علماء سے ربط و ضبط بھی واضح کیا۔ سابق امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید کے دور امارت میں علمائے کرام سے ملاقاتوں اور ابتوں میں قابل قدر اضافہ کا بطور خاص ذکر کیا۔ امیر تنظیم نے تنظیم اسلامی کی جانب سے حالیہ ”انداؤسومہم“ کا پس منظر بھی بیان کیا اور اس مہم میں علمائے کرام اور خطیب حضرات کے خصوصی تعاون کا بھی خیر مقدم کیا۔ تقریب میں ملک کے تینوں مکاتب فکر کے جيد علماء نے شرکت کی۔ قاری محمد حنیف سورو نے امیر محترم کے اپنے بیٹے محمد یحییٰ کا سچ پر صدر انجمن خدام القرآن، لاہور جناب ڈاکٹر عارف رشید بھی رونق افروز کیا۔ سچ پر صدر انجمن خدام القرآن، لاہور جناب ڈاکٹر اسرار احمد کی تفسیر بیان القرآن کے مباحث سیرت کا تحقیق و تجزیاتی جائزہ (تفصیل سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے موضوع کا

تنظیم اسلامی پاکستان کے نئے امیر کی امارت کو دوسال کا عرصہ مکمل ہو گیا ہے۔ اس عرصہ کے دوران محترم شجاع الدین شیخ کی تنظیمی، تحریکی اور دعوتی و انتظامی صلاحیتوں کا پوری آب و تاب سے ظہور و بر وقت ہوا ہے اور ہورہا ہے۔ ”الحمد للہ علی ذالک“، تنظیم اسلامی پاکستان تنظیمی طور پر بیس حلقة جات میں منقسم ہے۔ کراچی ملک عزیز کا سب سے بڑا شہر ہونے کے ناطے تین حلقة جات میں تقسیم ہے تو لاہور شہر میں دو حلقة جات لاہور شرقی اور لاہور غربی کے نام سے قائم ہیں۔ امیر تنظیم سالانہ بنیاد پر ہر حلقة کا دورہ کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلے میں بروز جمعۃ المبارک 2 ستمبر سے 4 ستمبر 2022ء بروز اتوار تک کا نظام الاوقات حلقة لاہور غربی کے لیے مختص ہوا۔ قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور میں خطاب جمعہ سے امیر محترم کی گوناگون مصروفیات کا آغاز ہوا۔

خطاب جمعہ کا موضوع ”بارش اور سیلا ب کی تباہ کاریوں اور بحالی کی کوششوں میں تنظیم اسلامی کا موقف اور حصہ“ کے موضوع کے علاوہ پہلے سے جاری ”انداؤسومہم“ کی تفصیلات پر مشتمل تھا۔ شام 6 بجے حلقة لاہور غربی ہی کے زیر اہتمام پر امام میر جہاں میں ”سود کی تباہ کاریاں اور اس کے ثمرات“ کے موضوع پر منعقدہ سمینار میں شرکت اور خطاب کیا۔ سمینار کا آغاز قرآن مجید کی آیات مبارکہ کی تلاوت سے ہوا۔ یہ سعادت جناب حافظ مختار احمد نے حاصل کی۔ بطور سچ سیکرٹری سید فاروق گیلانی نے فرائض منصبی تھا۔ سید ہادی مہیمن، محترم عاطف وحید اور امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے خطاب فرمایا۔ اس سمینار میں خطابات کا جو پریس ریلیز تیار کیا گیا۔ وہ کچھ یوں تھا..... سمینار کا اختتام امیر محترم کی مختصر مگر جامع ذعا سے ہوا۔ بعد ازاں نماز عشاء باجماعت ادا کی گئی۔ ہال میں ”تنظیمی کتب“ پر مشتمل خوبصورت انداز میں اور سلیقہ سے شال لگایا گیا تھا۔ اس سمینار کا آخری ایونٹ انتظامی ذمہ داری ادا کرنے والے رفقاء کے ساتھ امیر محترم کے لیے عشاء یہ کا اہتمام تھا۔ یوں جمعۃ المبارک کی یہ سرگرمی تکمیل پذیر ہوئی۔ 3 ستمبر بروز ہفتہ صبح ساڑھے آٹھ بجے پروگرام ”کلیۃ القرآن“ میں طلبہ سے ملاقات، سوال و جواب اور مختصر خطاب پر مشتمل تھا۔

حسب روایت پروگرام کا آغاز حافظ علی شان کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں کالج پنپل جناب ریاض اسماعیل نے کلیۃ القرآن کا مختصر اگر جامع انداز سے تعارف پیش کیا۔ سچ پر صدر انجمن خدام القرآن، لاہور جناب ڈاکٹر عارف رشید بھی رونق افروز تھے۔ اس وقت ادارہ میں 140 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ درجہ اولی سے دورہ حدیث تک آٹھ

نصف سے زائد تھی۔ انہائی خوشنگوار پر سکون ماحول میں امیر تنظیم اسلامی سمیت نائب امیر، معتمد تنظیم، جناب ناظم اعلیٰ نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کی شخصیت بلاشبہ و بلا مبالغہ علامہ اقبال کے ان اشکار کا مصدقاق کامل نظر آتی ہے۔ اقبال فرماتے اس نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو، ازم ہو یا بزم ہو باک دل وہاک باز نقطہ پر کاریق مرید خدا کا لیقین۔ عامہ تمام وہم، طسم و مجاز دیگر رفقاء کے علاوہ رقم السطور کو بھی اظہار خیال کے مکمل اور بھرپور آزادی عطا کی گئی۔ الحمد للہ شجاع الدین شیخ کی امارت تنظیم کا منصب جلیلہ سنہجا لئے کے بعد دیگر ہزاروں رفقاء کی طرح ناجیز کے دینی و تحریکی جذبات کی جدت و شدت میں مزید اضافہ ہوا۔

امیر تنظیم اسلامی نے توسعی مشاورت کے بعد رفقاء سے مختصر خطاب میں فرمایا۔

ہماری اجتماعیت مشاورت کے اسلامی اصولوں پر قائم ہے۔ قبل از یہ توسعی مشاورت کا اجلاس سال میں ایک مرتبہ صرف لاہور ہی میں منعقد ہوتا تھا مگر اب کراچی اور اسلام آباد میں بھی اس کے انعقاد کا فیصلہ ہوا ہے۔ ہم سب تنظیمی ساتھی ہیں۔ رفقاء کی طرف سے پیش کردہ تجاویز، مشوروں، تبصروں اشکالات اعتراضات کا بغور اور تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے اور متعلقہ نظم اور مجوزہ اقدامات بھی تجویز کرتا ہے جس کی روشنی میں عملی اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف جگہ پر (تھنک ٹینک) مخزان فکری کے عنوان کے قائم کئے گئے ہیں۔ جن کے ذریعے عالمی، علاقائی اور دیگر امور کے بارے میں آگہی حاصل کی جاتی ہے۔ امیر تنظیم نے رفقاء کو نصیحت کی وہ سوچل میڈیا کا استعمال شرعی حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے کریں۔ محترم امیر تنظیم نے یہ بھی کہا کہ مشوروہ اور تجاویز کا بروقت موقع موجود رہتا ہے۔ انہوں نے توازن و اعتادل پر مبنی کردار و گفتار کے حامل رویے کو اختیار کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا اور فرمایا، تنظیم اسلامی کے قافلہ میں شریک ہر ساتھی کو پیش نظر کام پر زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کرنی چاہئے۔ دعاۓ یہ کلمات پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔



ہماری ویب سائٹ

www.tanzeem.org

پر ملاحظہ کیجیے:

- ☆ تنظیم اسلامی کا تعارف
- ☆ بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا مکمل دورہ ترجمہ قرآن
- ☆ بانی تنظیم اسلامی اور امیر تنظیم اسلامی کے مختلف خطابات
- ☆ تلاوت قرآن، دروسِ قرآن، دروسِ حدیث اور خطاباتِ جمعہ
- ☆ صحیح بخاری، صحیح مسلم، موطا امام مالک اور اربعین نووی کے تراجم
- ☆ بیشاق، حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے تازہ اور سابقہ شمارے
- ☆ اردو اور انگریزی کتابیں
- ☆ آڈیو روڈیو پیشہ رسی ڈیز اور مطبوعات کی مکمل فہرست

احاطہ کرتا ہے۔ نگران مقالہ سے وابستہ ہیں۔ اس پر وقار، بامقصود اور اہمیت کی حامل تقریب کا اختتام ظہرانہ کے ساتھ ہوا۔ علماء کی خدمت میں ڈاکٹر اسرار احمد کی کتب عاظف وحید کے کتاب پچے انسداد و سود کی کوششوں کی تاریخ پر مبنی سیٹ پیش کیا گیا۔ محترم پرویز اقبال، رقم امیر تنظیم کے ہمراہ ”شعبہ سمع و بصر“ پہنچے۔ شعبہ کے انچارج جناب آصف حمید نے گرم جوشی سے استقبال کیا۔ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد ”امیر سے ملاقات“، ”رفقاء و احباب کے سوالات کے جوابات کے سلسلہ کا پروگرام جناب آصف حمید کی میزبانی میں ریکارڈ ہوا۔ اس دوران ہم بھی حاضر تھے وہاں کی حیثیت سے موجود تھے۔ ریکارڈ نگ سے فراغت کے بعد امیر تنظیم نے ناظم شعبہ سمع و بصر کے دفتر ہی میں چند بخوبی کے لیے آرام کیا اور پھر سے قرآن اکیڈمی کی جانب روانہ ہو گئے۔

قرآن اکیڈمی کے خواتین ہال میں حلقة لاہور غربی کے ذمہ دار حضرات کے ساتھ امیر تنظیم کی ملاقات، ذمہ دار حضرات کا تعارف اور سوالات و جوابات کی نشت اور دیگر ذمہ دار حضرات کے علاوہ نقباء اسرہ جات کا تعارف بھی ہوا۔ یہ بھرپور نشت نماز مغرب تک جاری رہی۔ بعد از ادائیگی نمازِ مغرب حلقة لاہور غربی کے عام رفقاء بھی اپنے ذمہ دار حضرات کے ساتھ شامل پروگرام ہو گئے۔ شیخوپورہ میں قائم و تنظیموں کے ذمہ دار حضرات اپنے رفقاء کے ہمراہ اس نشت میں شامل تھے۔ امیر تنظیم نے رفقاء کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ ذمہ دار حضرات اور رفقاء کو ضروری نصیحتیں اور تنظیم بلکہ اقامت دین کی جدوجہد کے تقاضوں کے حوالے سے بھی ضروری امور کی جانب توجہ دلائی۔ تنظیم اسلامی کے قافلہ کے ہر ساتھی کو خود اپنا جائزہ بھی لینا ہے اور خود احتسابی کا فرض بھی خود ہی ادا کرنا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب دین اور دینی جدوجہد پر مشتمل کاموں کو ترجیح دیں۔ حلقة میں نئے شامل ہونے والے رفقاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا گیا۔ ملتزم اور مبتدی کے علاوہ نئے رفقاء سے الگ الگ بیعت کے تقاضے کو پورا کرنے کے بعد امیر تنظیم نے رفقاء سے کہا کہ تنظیم اسلامی کے بنیادی فکر اور لائحہ عمل پر توجہ مرکوز رکھیں اور ہر ریقق تنظیم دس مطلوبہ بنیادی اور احسان اسلام سرکلر، سہ ماہی، ششماہی، روپورٹس، اسرہ جات حلقة دروس قرآنی، گھریلو اسرہ سمیت اتفاق فی سبیل اللہ کی جانب خصوصی توجہ مبذول کروائی گئی۔ بروز اتوار مرکز تنظیم اسلامی چوہنگ میں منعقد ہونے والی توسعی مشاورت اور نمازِ ظہر کے بعد مرکز ہی کی مسجد میں قرآن مجید کے حقوق کے موضوع پر ہونے والے پروگراموں کی رفقاء کو یادہ بانی کے ساتھ کچھ دیگر اعلامات کے ساتھ رفقاء کے لیے عشاہیہ میں شرکت کی۔ تاکید بھی کی گئی آج کے بھرپور پروگراموں کے سلسلے کی یہ آخری کڑی تھی جو اللہ کے فضل و عنایت سے تکمیل پذیر ہوئی۔

4 نومبر کو صبح 9 بجے مرکز تنظیم اسلامی ”دارالاسلام“، میں تنظیم اسلامی کے رفقاء کے لیے ”توسعی مشاورت“ کے نام سے ایک منفرد اور غیر معمولی نشت کا انعقاد ہوا۔ اس نشت کا مقصد و مطلوب رفقاء کو یہ موقع فراہم کرنا ہوتا ہے کہ وہ امیر تنظیم کا ذاتی طور پر ”محاسبہ“ کر سکتے ہیں۔ انہیں ”بول کر لب آزاد ہیں تیرے“ کے مصدقاق ضروری آداب و قواعد کے تحت مکمل طور پر اظہار خیال کی آزادی حامل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں تجاویز مشورہ اور تنقید کا حامل یہ پروگرام اپنی مثال آپ کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ ”توسعی مشاورت“ کی نشت میں بیس سے زائد رفقاء نے شرکت کی۔ اظہار خیال کرنے والے رفقاء کی تعداد

امیر محترم شجاع الدین شیخ حکا سالانہ دورہ حلقہ سرگودھا

لیے متحده علماء کونسل کا اجلاس بلائے جانے پر اتفاق ہوا۔ آخر میں مفتی طاہر مسعود (رئیس جامع مفتاح العلوم) نے دعا کروائی۔ تمام شرکاء کی خدمت میں تنظیمی کتب کا ایک سیٹ ہدیہ کیا گیا۔ ظہرانے سے فراغت کے بعد امیر محترم اور امیر حلقہ نے تمام شرکاء کو رخصت فرمایا اور نماز ظہر کی ادا یگی کے بعد ڈاکٹر جاوید اقبال کی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ جہاں کچھ دیر آرام اور نمازِ عصر کی ادا یگی کے بعد امیر محترم، نائب ناظم اعلیٰ، امیر حلقہ اور ڈاکٹر جاوید اقبال صاحبان جوہر آباد کے لیے روانہ ہوئے۔ جہاں بعد نمازِ مغرب ریڈر کالج جوہر آباد میں موضوع "موجودہ حالات میں راہِ نجات" پر خطاب فرمایا۔ وقت مقررہ پر امیر محترم نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ راہِ نجات ایک ہی ہے، ہمیں اپنے اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ آج کے دور میں مسلمان پوری دنیا میں ذلیل و خوار ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ کی طرف سے جو ذمہ دار یاں مسلمانوں پر عائد تھیں۔ انہوں نے بنی اسرائیل کی طرح ان کو پورا نہیں کیا اور آج پوری دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ اس سب مسائل کا ایک ہی حل ہے کہ دینِ اسلام کو غالب و نافذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آج حکومتی سطح پر سودی نظام قائم ہے۔ ملکی بحث کا پیشتر حصہ سودی کی ادا یگی میں چلا جاتا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے باوجود حکومت اس فیصلے پر عملدرآمد کے لیے آمادہ نہیں ہے۔ تنظیمِ اسلامی انسداد سود کے حوالے سے مہم چلا رہی ہے، ہم سب پر ذمہ داری عائید ہوتی ہے کہ مل کر اس کے خلاف آواز بلند کریں۔

آخر میں امیر محترم نے دعا کروائی۔ کھانے اور نمازِ عشاء کی ادا یگی کے بعد امیر محترم نے ریڈر کالج میں ہی قیام فرمایا۔ اگلی صبح بروز اتوار نمازِ فجر کی امامت فرمائی اور سورۃ التوبہ کی آیات 111 تا 112 کا درس دیا۔ ناشتے کے بعد صبح 00:00 بجے امیر محترم نے حلقہ کے رفقاء سے ملاقات فرمائی۔ پروگرام کے آغاز میں عبدالرحمٰن نے تلاوتِ قرآن و ترجمہ پیش کیا۔ مطالعہ حدیث عثمان اکرم گل نے کرایا۔ امیر حلقہ نے حلقہ کے نظم کا تعارف پیش کیا پھر ایک سال کے دورانِ حلقہ میں نئے شامل رفقاء کا تعارف کروایا۔ رفقاء کو سوالات کے لیے پیپرز اور پین مہیا کر دیئے گئے تاکہ وہ اپنے سوالات تحریر امیر محترم کو پیش کر سکیں۔ سوالات موصول ہونے پر امیر محترم نے ان کے تفصیلی جوابات دیئے۔ اس کے بعد مبتدی و ملتزم رفقاء نے امیر محترم کے ہاتھ پر بیعتِ مسنونہ کی۔ دن 10 بجے تک رفقاء کے ساتھ بھر پور نشدت رہی۔ چائے کے وقٹے کے بعد حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ ملاقات رہی جس میں امیر محترم نے حلقہ کے گزشتہ پروگراموں کے کامیاب انعقاد پر رفقاء کی تحسین فرمائی۔ ذمہ داران کے سوالات کے جوابات دیئے اور اس بات پر زور دیا کہ ہمیں اپنے اسریوں پر محنت کی ضرورت ہے، حلقہ قرآنی کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ گھریلو اسرہ کے قیام پر بھی زور دیا۔ آخر میں امیر محترم نے دعا فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہماری کوتا ہیوں کو معاف فرمائے اور ہماری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں منظورو مقبول فرمائے۔ اس کے بعد جوہر آباد میں البرکہ ہاں جہاں خواتین کا دینی ادارہ نور القرآن مقبول حسین صدر انجمن خدام القرآن، عبدالخالق نائب صدر انجمن خدام القرآن اور ملک افضل اعوان وغیرہ نے امیر محترم اور دیگر مہماں جن کی تعداد 25 تھی، کا استقبال کیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن حکیم سے ہوا۔ امیر حلقہ نے شرکاء کا امیر محترم سے تعارف کروایا امیر محترم نے تمام شرکاء کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور ان تک انسداد سود کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں اور عدالتی کا رروایوں کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے باوجود حکومت اس فیصلے پر عملدرآمد کے لیے آمادہ نہیں ہے جس طرح علماء نے قادیانیت اور غیر اسلامی بلوں کے خلاف تحریک چلانی اسی طرز پر سود کے خلاف بھی ایک بھرپور تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔ تمام مکاتب فکر کے موجود علماء کرام نے اپنے مختصر بیانات میں امیر محترم کے بیانیت کی بھرپور تائید فرمائی۔ اپنے تعاون کی یقین دہانی کرائی اور تنظیم کے کام کو سراہتے ہوئے مقامی سطح پر مشترکہ لاچھہ عمل بنانے کے

موعد 19 اگست 2022ء بروز جمعۃ المبارک نمازِ مغرب سے قبل امیر محترم خلیفۃ الرحمٰن نائب ناظم اعلیٰ شرقی زون کے ہمراہ حلقہ سرگودھا کے سالانہ تنظیمی دورے پر تشریف لائے۔ نائب امیر حلقہ ڈاکٹر جاوید اقبال نے اپنی رہائش گاہ پر امیر محترم خلیفۃ الرحمٰن کو خوش آمدید کہا۔ جہاں ان کے ساتھ امیر حلقہ بھی پہلے سے موجود تھے۔ امیر محترم نمازِ مغرب اور چائے وغیرہ سے فراغت کے بعد امیر حلقہ کے ہمراہ جامع مسجد حفیہ 18 بلاک سرگودھا پہنچے، جہاں موضوع "سودی کی سیاہ کاریاں" پر خطاب کیا جانا تھا۔ اشاعتِ التوحید والسنۃ کے ڈویژن صدر مولانا عبد لکریم اور مسجد کے خطیب مولانا عمر فاروق نے امیر محترم کا استقبال کیا۔ مسجد کا ہاں شرکاء سے فل تھا۔ مولانا عبد لکریم نے شرکاء تنظیمِ اسلامی اور تنظیم کی جاری انسداد سودہم کا تعارف پیش کیا اور امیر محترم کو خطاب کی دعوت دی۔ امیر محترم کا خطاب رات 15:08 پر شروع ہوا۔ امیر محترم نے سب سے پہلے پروگرام کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور انسداد سودہم کے حوالے سے تنظیم کی طرف سے اب تک کی جانے والی کوششوں اور اب تک ہونے والی عدالتی کا رروایوں کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اب یہ عوام اور علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت پر سود کے خاتمے کے لیے پریش رہا۔ شرکاء نے خطاب کو بہت سراہا۔ پروگرام کے اختتام پر مسجد سے باہر تنظیم کا مکتبہ بھی لگایا تھا۔ تمام شرکاء میں انسداد سودہ کا سہ ورقہ بروش بھی تقسیم کیا گیا۔ اگلے روز بروز ہفتہ امیر محترم نے ناشتہ ناظمِ مالیاتِ حلقہ ثاقب قریشی کی رہائش گاہ سرگودھا روانہ ہوئے جہاں عثمان اکرم گل نقیب منفرد اسرہ اور ان کے رفقاء نے امیر محترم خلیفۃ الرحمٰن پر کیا۔ انہوں نے حلقہ معاونین کو بھی مدعو کیا تھا۔ ناشتے کے بعد منفرد اسرہ چک 90 جنوبی سرگودھا روانہ ہوئے جہاں عثمان اکرم گل نقیب منفرد اسرہ اور ان کے رفقاء نے امیر محترم خلیفۃ الرحمٰن او دیگر شرکاء کا والہانہ استقبال کیا۔ تلاوتِ قرآن حکیم کے بعد 09:00 بجے کے قریب خطاب شروع ہوا، جس میں "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" بیان فرماتے ہوئے تنظیم کی انسداد سودہم کا بھی تفصیلی تعارف شرکاء کے سامنے رکھا اور ہماری ذمہ داریوں کو بیان فرمایا۔ پروگرام میں دو ہزار کے لگ بھگ عوامِ الناس جن میں علاقے کے سرکردہ اور دینی شخصیات بھی شامل تھیں۔ تمام شرکاء میں انسداد سودہ کا سہ ورقہ بروش تقسیم کیا گیا۔ دن 11:00 بجے امیر محترم مسجد جامع القرآن سرگودھا پہنچے جہاں سرگودھا کے تمام مکاتب فکر کے قائدین، دینی و سیاسی جماعتوں کی مقامی قائدین سے امیر محترم کی ملاقات طے تھی۔ مسجد ہذا میں مقبول حسین صدر انجمن خدام القرآن، عبدالخالق نائب صدر انجمن خدام القرآن اور ملک افضل اعوان وغیرہ نے امیر محترم اور دیگر مہماں جن کی تعداد 25 تھی، کا استقبال کیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن حکیم سے ہوا۔ امیر حلقہ نے شرکاء کا امیر محترم سے تعارف کروایا امیر محترم نے تمام شرکاء کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور ان تک انسداد سود کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں اور عدالتی کا رروایوں کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے باوجود حکومت اس فیصلے پر عملدرآمد کے لیے آمادہ نہیں ہے جس طرح علماء نے قادیانیت اور غیر اسلامی بلوں کے خلاف تحریک چلانی اسی طرز پر سود کے خلاف بھی ایک بھرپور تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔ تمام مکاتب فکر کے موجود علماء کرام نے اپنے مختصر بیانات میں امیر محترم کے بیانیت کی بھرپور تائید فرمائی۔ اپنے تعاون کی یقین دہانی کرائی اور تنظیم کے کام کو سراہتے ہوئے مقامی سطح پر مشترکہ لاچھہ عمل بنانے کے



Helicopter rides, photo-ops and concert-styled rallies amidst worst flood disaster in Pakistan!

While the people of Pakistan are reeling from the worst flood disaster in living memory, politicians take helicopter rides, indulge in photo-ops and hold concert-styled rallies. Their callousness is mindboggling. They offer little help apart from issuing vacuous statements in front of television cameras.

Official figures of death and damage are nowhere near the actual scale of destruction. The National Disaster Management Authority (NDMA) said on September 6 that over 1,500 people had died in the floods, mostly children, while hundreds had been left injured. "Over 5,000km of roads, 200 bridges, 1.4 million houses and 700,000 livestock have been washed away," according to NDMA.

Many remote villages have still not been reached where people are stranded. How many have died there is difficult to tell. Many of these villages are mud houses that collapsed amid rising waters. The poor villagers' children, women and cattle have been washed away by floods.

Amid this massive disaster, top political and 'other' leaders have been seen dropping a few food packages from helicopters for cameras. Following that photo-op, their helicopters that did not touch down, flew away for a photo-op session at another location.

Female politicians have been seen visiting a carefully select group of women. The amount of money spent on their personal grooming and protocol could have fed at least a hundred families.

An ex-PM, who claims to be the most popular political leader of the country, is busy in slandering anyone and everyone, in concert-styled political rallies on an almost daily basis. How cynical can they get?

All four provinces of the country have been affected but Sindh and Balochistan are most severely affected because they are downstream.

The politicians' criminal conduct, especially in Sindh has also caused the destruction of hundreds of villages with the resultant deaths of innocents. It has been reported that the political elite of the province has ordered local authorities to breach barrages to divert water toward villages in order to protect their lands from flooding. Trucks carrying relief goods donated by people have been attacked and their goods snatched by 'official' goons.

Both in South Punjab and Sindh province, standing crops have been destroyed. With 60% of the country under water and 35 million people affected, it will take decades if not more to recover.

The Meteorological department had warned the government three months ago about the monsoon rains and the resultant flooding. Far from taking any preventative measures, the regime and its opposition is indulged in dirty politics.

The only ray of hope, perhaps, is that the disaster and crisis has brought out the best in most of the ordinary Pakistanis. The role of religious charity organizations for the rescue,

relief and rehabilitation of the afflicted has been commendable.

Some religious and secular scholars are engaged in the debate that whether the disaster in Pakistan should be called the wrath of Allah (SWT), a trial from Allah (SWT) or an event that happened due to the sheer incompetence and dereliction of duty by our governments. The fact of the matter is, that in the case of the God-gifted state of Pakistan, all three aspects are relevant.

No one can deny the fact that our ruling elite has taken little or no practical measures to reduce the impacts of natural calamities, including floods, to as much a degree as humanly possible. Had the recommendations of the Flood Commission Report of 2010 been honestly implemented, the losses during the current floods could have been reduced markedly.

However, the Muslims of Pakistan must also comprehend that Pakistan is not like any other Muslim country, because the sole basis for its creation was Islam. Betrayal of Islam and the Shariat e Muhammadi (SAAW) for us is synonymous to negating our raison d'être. It is thus imperative that we learn a lesson from the current trial and warning. We ought to atone for our sins at the individual and collective levels. We must revert to Allah (SWT) and His Messenger (SAAW). We must mould Pakistan into a genuine Islamic welfare state so that we could become eligible for the mercy and blessings of Allah (SWT) and we could succeed in this world and in the Hereafter.

Courtesy: The Nida-e-Khilafat Team

سیہت مطہرہ علیہ السلام کے دلپنیر موضوع ہے
بانی تنظیم اسلامی داکٹر احمد رضا الجہد کے فکر کا نجوز

سیہت خیر الانام علیہ السلام

سیہت طیبہ پڑا اکثر صاحب کی زندگی کے آخری خطابات کا مجموعہ

عمرہ طباعت دیدہ زیب ٹائل صفحات: 240

اشاعت خاص، قیمت: 500 روپے

خود طالع بیجے
دوستوں کو تھنا پیش بیجے

ملنے کا پتہ

مکتبہ حضام القرآن لاہور

قرآن اکیڈمی، 36، ماذل تاؤن لاہور، فون: 03-35869501

www.maktaba.com.pk Whatsapp No. 0301-1115348

شعبہ خط و کتابت کورسز کی تاریخ میں ایک اور سینگ میل کا اضافہ !!

آن لائن کورس

کیا آپ جانا چاہتے ہیں؟ از روئے قرآن ہماری دینی ذمہ داریاں کیا ہیں؟
نیکی اور تقویٰ اور جہاد اور قیال کی حقیقت کیا ہے؟

کیا آپ دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

کیا آپ قرآن حکیم کی فکری اساس اور بنیادی عملی ہدایات سے روشناس ہونا چاہتے ہیں؟

کیا آپ خوبی مجالس میں اسلام پر ہونے والی تقدیم کا مناسب اور مدل جواب دینے کی
الہیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور داکٹر اسرار احمد مرحوم و مغفور کے مرتب کردہ
”مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب“ پر بنی

”قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس“ سے استفادہ بیجے

یہ کورس (جو ایک عرصہ سے بذریعہ خط و کتابت کروایا جا رہا ہے) شاگین علوم قرآنی کی دیرینہ خواہش پر

الحمد للہ!

اب یہ کورس آن لائن (ONLINE) بھی شروع ہو چکا ہے

برائے رابطہ: انجمن خدام القرآن اکیڈمی، K-36، ماذل تاؤن لاہور
فون: 03-35869501-3 E-mail: distancelearning@tanzeem.org (92-42) 35869501-3

سیلا ب کی تباہ کاریاں اور کرنے کا اصل کام

آزمائشیں کیوں آتی ہیں؟ اچھے اور بے حالات افراد اور قوموں پر وارد ہوتے رہتے ہیں، یہ حالات اور آزمائشیں قوموں کی تباہی یا خیر و بھلائی اور ترقی کی نوید لے کر آتی ہیں۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے بحر و بر میں فساد و نما ہو چکا ہے، لوگوں کے اعمال کے سبب تاکہ وہ انہیں مزہ چکھائے ان کے بعض اعمال کا، تاکہ وہ لوث آئیں۔ (سورۃ الروم: ۲۱)

سابقہ قوم اور یہ آزمائشیں زلزلہ، پتھروں کی بارش، طوفانی ہوا، طوفانی بارش اور سیلا ب کی صورتوں میں آتی رہی ہیں۔

ہمارے قومی جرائم؟: ہم نے قیام پاکستان کے وقت اللہ سے وعدہ کیا تھا، اے اللہ، اگر تو ہمیں انگریز اور ہندو کی غلامی سے نجات دلا کر ایک الگ قطعہ ارضی عطا فرمادے، تو ہم اس میں تیرادین اسلام نافذ کریں گے۔ ہم نے دنیا کو پاکستان کا مطلب ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ بتایا تھا۔ نصرت الہی سے ایک آزاد ملک حاصل کرنے کے بعد نہ ہمارے حکمرانوں نے اس وعدہ کو ایفا کرنے کے لیے کوئی قدم اٹھایا ہی عدم انسانیت اپنی دینی ذمہ داریوں کو دار کیا۔

دین حق کی بجائے ابلیسی تہذیب اور سودی معیشت: محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین حق کو قائم و نافذ کرنے کی بجائے انسان کو شرف انسانیت سے محروم کرنے والی بے حیا ابلیسی تہذیب اور سودی معیشت کو ہم نے اپنا قومی شعار بنایا، اس طرح اپنے رب سے گویا بغاوت کا اعلان کر دیا۔ ان بڑے بڑے قومی جرائم کے باعث اللہ کی رحمت ہم سے روٹھ گئی۔

موجودہ حالات: پاکستان اس وقت مشکل ترین حالات سے دوچار ہے۔ ایک طرف معاشی دیوالیہ پن عروج پر ہے تو دوسری طرف مہنگائی اپنی انتہائی عروج کی سطح پر ہے۔ تیسرا طرف حالیہ ہولناک سیالابی صورتحال ہے جس سے خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ میں عوام الناس کی ایک بڑی تعداد بے گھر ہو گئی ہے۔ ایک ہزار سے زائد اموات ہو چکی ہیں۔ لا تعداد موسیٰ ڈوب گئے ہیں۔ اس پر مستزد اسی استدان ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں اور انھیں عوام کی کچھ پرواہ نہیں۔

ہم بار بار مختلف آفاتِ سماوی و ارضی یعنی بھی زلزلوں، بھی ہولناک سیلا ب اور بھی وباً امراض کے عذاب میں بدلانظر آتے ہیں۔ اکتوبر 2005 کے زلزلہ اور جولائی 2010ء کے سیلا ب کے اوقات میں اہل نظر نے قوم سے اجتماعی استغفار کی اپیل کی تھی، لوگوں کی منت سماجت کی تھی کہ اب بھی وقت ہے اب بھی کچھ نہیں بگڑا اجتماعی طور پر توبہ کرلو۔ ہمارا سب سے بڑا جرم ہماری سودی معیشت اور غیر اللہ کی حکمرانی ہے۔ انفرادی و اجتماعی سطح پر سوداگاریں دین ہے لیکن بحیثیت قوم ہم سب کچھ جانے اور بوجھنے کے باوجود توبہ و استغفار سے تغافل بر ت رہے ہیں۔

ایک مرتبہ پھر اللہ تعالیٰ نے سیلا ب کی صورت میں ہمیں متنبہ کیا ہے کہ اب بھی وقت ہے اب بھی اللہ کی جانب رجوع کرلو۔ جیسا کہ سورۃ السجدة آیت نمبر 21 میں فرمان الہی کا ترجمہ ہے ”اور اس بڑے عذاب سے پہلے بھی ہم انھیں کم تر درجے کے عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے شاید یہ بازا آ جائیں۔“

فوری کرنے کے کام: اس وقت سیلا ب کے باعث لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ جنہیں فوری طور پر ہماری مدد و ہمدردی کی ضرورت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی دل کھول کر مدد کریں کیونکہ مسلمان ایک جسد واحد کی طرح ہیں، اگر ایک حصہ کو زخم لگے تو تکلیف پورا جسم محسوس کرتا ہے۔ ہم بھی دامے، درمے، سخنے اپنے پاکستانی بھائیوں کی مدد کریں۔ جو دارے اور جماعتیں اس ضمن میں کام کر رہی ہیں ان کے ساتھ مالی تعاون کریں۔ تنظیم اسلامی بھی ملک کے تمام ہی حصوں میں اس کا خیر میں حصہ لے رہی ہے، اس کے ذریعہ بھی تعاون کیا جاسکتا ہے۔

بچاؤ کا واحد اور تلقینی راستہ سچی توبہ: ہمارے بچاؤ کا واحد راستہ اللہ کی جانب میں سچی توبہ اور اپنے اعمال کی اصلاح ہے۔

انفرادی توبہ: انفرادی توبہ سے مراد یہ ہے کہ انفراد اپنی ذاتی زندگیوں کو اسلام کے مطابق ڈھانے کی کوشش اور گناہوں سے نیکیوں کی طرف ہجرت کریں۔ اپنی ذات اور گھروں پر دین نافذ کرنے کا عزم کریں۔ مزید یہ کہ اجتماعی توبہ کے لیے قوم یونیک کی طرح کھلے میدان وغیرہ میں نکل کر توبہ کرنا بھی مستحب عمل ہے۔

اجتماعی توبہ: اجتماعی توبہ سے مراد یہ ہے کہ جس طرح ایک فرد کی زندگی کا نقشہ تبدیل ہوا اسی طرح معاشرتی، معاشی اور سیاسی نظام کا نقشہ بھی اسلام کے مطابق تبدیل ہو کر رہ جائے۔ البتہ اجتماعی توبہ کا آغاز انفرادی توبہ سے ہی ہو گا جب انفرادی سطح پر توبہ کرنے والوں کی ایک منظم معتقد تعداد جو اپنی ذات اور گھروں پر دین کو نافذ کر چکی ہو اور معاشرے میں دین اسلام کو بطور نظام قبول کرنے کے لیے ایک فضاقائم ہو چکی ہو اور پھر یہ انفراد بالفعل نظام باطل کو اکھاڑ کر اس کی جگہ اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کر دیں گے تو یہ اجتماعی توبہ متصور ہو گی کیونکہ اجتماعیت کے بگاڑ کو اجتماعیت ہی سدھا رکھتی ہے۔

حاصل کلام: آئیے ارت پر حیم کے حضور سر بسجدہ ہو کر اس سے اپنے سابقہ گناہوں کی معافی طلب کریں۔ ہم اگر سچی توبہ کریں، یعنی رزقِ حرام، جھوٹ، سودخوری، بے حیا ای اور فحاشی گویا کہ ہر اس کام سے اجتناب کریں جس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور آئندہ دین اسلام پر پورے طور پر عمل پیرا ہو جائیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے دینِ حق کے غلبہ و قیام کے لیے اجتماعی جدوجہد کریں تو اللہ کی رحمت و نصرت دوبارہ شاملی حال ہو سکتی ہے اور دنیا و آخرت کی کامیابیاں ہمیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ اگر ہم نے توبہ و اصلاح کا یہ راستہ اختیار نہیں کیا تو اندیشہ ہے کہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی ناکامی بھی ہمارا مقدر نہ بن جائے، اعاذنا اللہ من ذالک۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس انعام بدم بخوبی محفوظ رکھے۔ (آمین)

تنظیم اسلامی بھم اللہ غلبہ دین کی جدوجہد کے لیے سرگرم عمل ہے۔ آئیے! ہم اپنا فرض ادا کرنے کے لیے اس جدوجہد میں شریک ہو جائیں۔

امیر تنظیم:

شجاع الدین شیخ

تنظیم اسلامی

www.tanzeem.org

بانی تنظیم:

ڈاکٹر احمد

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000**Calcium Lactate Gluconate**

*Energize the Summer
with Calcium advantage
Takes away Malaise,
Fatigue & Heat Exhaustion*

MULTICAL -1000

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: Info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-782

your
Health
our **Devotion**